SUN.15.Feb.2026
VOLUME: 21 NO: 40
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ
ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ:مئی

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز اتوار 15/فروری 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 40
27/شعبان المعظم 1447ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات = 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN
JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
KJ
کنگن جویلرس
KANGAN
JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN
JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

آسام کے وزیر اعلیٰ کے نفرت انگیز بیانات اور متنازع ویڈیو

سپریم کورٹ میں 16 فروری کو اہم سماعت

نئی دہلی: (ایجنسیز) سپریم کورٹ 16 فروری کو آسام کے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما کے خلاف دائر متعدد عرضیوں پر سماعت کرے گی۔ ان عرضیوں میں ان کے نفرت انگیز بیانات اور ایک متنازع 'پوائنٹ بلینک' ویڈیو کے سلسلے میں ایف آئی آر درج کرنے اور خصوصی تحقیقاتی ٹیم یعنی ایس آئی ٹی قائم کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ چیف جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جوئے مالیہ باگچی پر مشتمل بنچ اس معاملے کی سماعت کرے گا۔ خیال رہے کہ حال ہی میں بھارتیہ جنتا پارٹی آسام کے سرکاری ایکس ہینڈل سے ایک ویڈیو شیئر کی گئی تھی، جس میں وزیر اعلیٰ کو ان افراد پر گولی چلاتے ہوئے دکھایا گیا جو بظاہر مسلم برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ ویڈیو منظر عام پر آنے کے بعد سوشل میڈیا پر شدید ردعمل سامنے آیا اور تنقید بڑھنے پر اسے ہٹا لیا گیا۔ دو عرضیاں کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا مارکسسٹ اور اینی راجہ، رہنما کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا، کی جانب سے دائر کی گئی ہیں۔ ان میں موقف اختیار کیا گیا ہے کہ 'پوائنٹ بلینک' ویڈیو اور سابقہ بیانات کی بنیاد پر وزیر اعلیٰ کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ عرضی گزاروں کا کہنا ہے کہ ریاستی اور مرکزی ایجنسیاں غیر جانب دار جانچ کی پوزیشن میں نہیں، اس لیے آزاد ایس آئی ٹی کی تشکیل ضروری ہے۔ ایک اور عرضی چار آسام سے تعلق رکھنے والے افراد نے دائر کی ہے، جن میں ڈاکٹر ہیرین گوہین، ہریکشن ڈیکا، پریش چندر ملاکار اور سینئر وکیل سنتانو بورٹھاکر شامل ہیں۔ ان کا الزام ہے کہ وزیر اعلیٰ نے آسام میں مسلم برادری، خاص طور پر بنگالی نژاد مسلمانوں کے خلاف بار بار اشتعال انگیز اور تقسیم پیدا کرنے والے بیانات دیے۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ 'میاں' اور 'بنگلہ دیشی' جیسے الفاظ توہین آمیز انداز میں استعمال کیے گئے اور سماجی و معاشی بائیکاٹ کی اپیل بھی کی گئی۔ اس کے علاوہ 12 افراد کی جانب سے دائر ایک رٹ عرضی میں 'میاں مسلمان' اور 'فلڈ جہاد' جیسی اصطلاحات کا حوالہ دیتے ہوئے آئینی عہدوں پر فائز افراد کو فرقہ وارانہ بیان بازی سے روکنے کے لیے رہنما خطوط جاری کرنے کی مانگ کی گئی ہے۔ جمعیۃ علماء ہند نے بھی سپریم کورٹ سے درخواست کی ہے کہ آئینی مناصب پر بیٹھے افراد کو تقسیم پیدا کرنے والے بیانات دینے سے روکنے کے لیے مناسب ہدایات جاری کی جائیں۔

متھرا: ہولی پر مسلم دکانداروں کو رنگ و گلال

فروخت کرنے سے روکنے کا مطالبہ، وزیر اعلیٰ کو خط

متھرا: (ایجنسیز) اتر پردیش میں ہولی کے تہوار سے پہلے مذہبی اور سیاسی سرگرمیاں تیز ہوگئی ہیں، دریں اثنا، شاہی عیدگاہ مسجد-شری کرشن جنم بھومی اور تنازعہ معاملے کے اہم درخواست گزار دنیش شرما، جو پھلاہاری مہاراج کے نام سے جانے جاتے ہیں، نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو ایک خط لکھ کر مطالبہ کیا ہے کہ ہولی کے موقع پر مسلم دکانداروں کو رنگ اور گلال فروخت کرنے سے روکا جائے۔ پھلاہاری مہاراج نے اپنے خط میں الزام عائد کیا ہے کہ بعض ہندو مخالف عناصر ہولی کی پاکیزگی کو متاثر کرنے کے لیے رنگوں میں شیشہ کے ٹکڑے یا دیگر ناپاک اشیا ملا سکتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ کسی بھی ناخوشگوار واقعے یا مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچنے سے بچانے کے لیے مسلم برادری کے افراد کو ہندو تہواروں سے متعلق کاروبار سے دور رکھا جانا چاہیے۔ خط میں انہوں نے یہ اپیل بھی کی ہے کہ شری کرشن جنم بھومی اور دیگر اہم مندروں کے اطراف مسلم تاجروں کو اسٹال لگانے کی اجازت نہ دی جائے۔ انہوں نے ان سرگرمیوں کو مبینہ طور پر لو جہاد جیسی سازشوں سے بھی جوڑا ہے اور موقف اختیار کیا ہے کہ ہندوؤں کے مقدس تہوار سے متعلق سامان صرف سناتنی تاجروں کے ذریعے فروخت ہونا چاہیے۔ دنیش شرما اپنے سخت عزم کے لیے بھی جانے جاتے ہیں۔ وہ گزشتہ چار برس سے اناج ترک کیے ہوئے ہیں اور صرف پھلوں پر گزارا کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جب تک جنم بھومی احاطے سے مسجد مکمل طور پر نہیں ہٹائی جاتی، وہ معمول کا کھانا قبول نہیں کریں گے اور ان کا یہ احتجاج بدستور جاری ہے۔ پھلاہاری کے اس مطالبے کے بعد ایک بار پھر معاشی بائیکاٹ کی بحث زور پکڑ گئی ہے۔ ایک طبقہ اسے تحفظ اور مذہبی پاکیزگی کا مسئلہ قرار دے رہا ہے، جبکہ دوسرا طبقہ اسے سماجی ہم آہنگی اور گنگا جمنی تہذیب کے منافی سمجھتا ہے۔

ممبئی میں میٹرو پلر گرنے سے ایک شخص ہلاک، ورشا گائیکواڑ کا حکومت سے جواب طلب

ممبئی: ممبئی کے ملونڈ ویسٹ علاقے میں میٹرو تعمیراتی کام کے دوران پیش آئے حادثے میں ایک شخص کی موت ہوگئی جبکہ تین دیگر افراد شدید زخمی ہوگئے۔ حادثے کے بعد کانگریس رکن پارلیمنٹ ورشا گائیکواڑ نے ریاستی حکومت اور ممبئی میٹروپولیٹن ریجن ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایم ایم آر ڈی اے) کو نشانہ بناتے ہوئے سخت سوالات اٹھائے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق ہفتہ کی دوپہر تقریباً 12 بج کر 15 منٹ پر ایل بی ایس روڈ پر ملونڈ فائر اسٹیشن کے قریب زیر تعمیر میٹرو پلر کے پیراپیٹ سیگمنٹ کا ایک حصہ اچانک ٹوٹ کر نیچے جا گرا۔ یہ حصہ سڑک سے گزر رہے ایک آٹو رکشہ پر گرا جس کے نتیجے میں رام دھن یادو نامی شخص کی موت ہوگئی۔ حادثے میں راجکمار اندر جیت یادو، مہندر پرتاپ یادو اور دیپا روچیہ شدید زخمی ہوئے، جنہیں فوری طور پر قریبی اسپتال منتقل کیا گیا۔ راجکمار اندر جیت یادو کی حالت نازک بتائی جا رہی ہے۔ ایک کار بھی اس واقعے کی زد میں آ کر متاثر ہوئی۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی ممبئی فائر بریگیڈ، مقامی پولیس، میٹرو عملہ اور میونسپل حکام موقع پر پہنچ گئے اور امدادی کارروائیاں شروع کی گئیں۔ حادثے کے باعث ایل بی ایس روڈ پر ٹریفک کی روانی بھی متاثر رہی۔ ورشا گائیکواڑ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر واقعے کی ویڈیو شیئر کرتے ہوئے کہا کہ ترقی ضروری ہے، لیکن شہریوں کی جان خطرے میں ڈال کر نہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا حکومت اور ایم ایم آر ڈی اے اس حادثے کی ذمہ داری قبول کریں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ جب مصروف سڑک پر میٹرو کا کام جاری تھا تو حفاظتی اصول صرف کاغذوں تک کیوں محدود رہے۔

شرد پوار کو پونے کے اسپتال سے چھٹی

ڈاکٹروں کی آرام کی ہدایت

ممبئی: این سی پی (ایس پی) کے صدر اور راجیہ سبھا کے رکن شرد پوار کو ہفتے کی دوپہر پونے کے ایک نجی اسپتال سے چھٹی دے دی گئی۔ 85 سالہ سینئر رہنما کو اس ہفتے کے آغاز میں سانس لینے میں دشواری اور مسلسل کھانسی کی شکایت کے بعد ضلع پونے کے بارامتی میں واقع ان کی رہائش گاہ سے روبی ہال کلینک منتقل کیا گیا تھا، جہاں ان کا علاج جاری تھا۔ اسپتال میں سینے کے انفیکشن کے سبب انہیں داخل کیا گیا تھا۔ معالجین کی نگرانی میں علاج کے بعد ان کی طبیعت میں نمایاں بہتری آئی جس کے بعد ہفتے کو تقریباً ایک بجے انہیں گھر جانے کی اجازت دے دی گئی۔ ان کی صاحبزادی اور پارٹی کی کارگزار صدر سپریا سلے نے سوشل میڈیا پر جاری بیان میں کہا کہ شرد پوار کو ڈاکٹروں نے تین سے چار دن مکمل آرام کرنے کی ہدایت دی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ گھر پر قیام کے دوران آرام کریں گے اور اس کے بعد مرحلہ وار اپنے روزمرہ کے کام کاج کا آغاز کریں گے۔ سپریا سلے نے ان تمام افراد کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے ان کی صحت سے متعلق دریافت کیا، ساتھ ہی روبی ہال کلینک کے ڈاکٹروں، نرسوں اور معاون عملے کی خدمات کو سراہا۔ اسپتال کے ماہر امراض قلب، صدر اور مینیجنگ ٹرسٹی ڈاکٹر پرویز گرانٹ کے مطابق شرد پوار کی صحت پہلے سے بہتر ہے اور ان کی حالت میں مسلسل بہتری آ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ طبی ٹیم نے انہیں چند روز تک مکمل آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے، جس کے بعد وہ آہستہ آہستہ معمول کی سرگرمیوں اور عوامی پروگراموں میں شرکت کر سکیں گے۔ شرد پوار کے قریبی ساتھی وٹھل منیار نے بتایا کہ وہ آئندہ چند دن پونے میں واقع اپنی رہائش گاہ پر قیام کریں گے اور علاج مکمل ہونے کے بعد ممکنہ طور پر ممبئی جائیں گے۔ واضح رہے کہ شرد پوار کو ماضی میں منہ کے کینسر کا سامنا بھی رہا ہے، تاہم موجودہ طبیعت میں بہتری کے بعد ان کے حامیوں اور کارکنان میں اطمینان کی لہر پائی جا رہی ہے۔

یوپی پنچایت انتخابات ملتوی ہونے کا امکان، ریزرویشن کا تعین کرنے والے پسماندہ طبقات کمیشن کی تشکیل نو مؤخر

لکھنو: (ایجنسیز) اتر پردیش میں رواں برس پنچایتی انتخابات کے سلسلے میں زور و شور کے ساتھ تیاریاں جاری ہیں۔ گاؤں کی گلیاں اور کوچے ممکنہ امیدواروں کے پوسٹر اور بینر سے رنگین ہو چکے ہیں مگر اسی دوران اندازہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ سال 2026 میں ہونے والے پنچایتی انتخابات اگلے برس کے لیے ملتوی ہو سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ سال 2027 میں یوپی اسمبلی انتخابات ہونے والے ہیں اور ریاست میں کمیشن کی تشکیل نہ ہونے اور ریزرویشن کے نامکمل عمل کی وجہ سے قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں کہ پنچایت انتخابات اور اسمبلی انتخابات ایک ساتھ کرائے جا سکتے ہیں۔ بتا دیں کہ آبادی کے لحاظ سے ملک کی تقریباً سب سے بڑی ریاست اتر پردیش میں 3 سطحی پنچایتی انتخابات کی تیاریاں اپنے شباب پر ہیں اور امید کی جا رہی تھی کہ آئندہ چند مہینوں میں انتخابات ہوں گے لیکن تازہ صورتحال اس عمل کو بریک لگاتی نظر آ رہی ہے۔ اس وجہ سے گاؤں کی حکومت کے لیے سرگرم امیدوار اور مقامی رہنما پس و پیش میں ہیں۔ الیکشن میں تاخیر کی سب سے بڑی وجہ پسماندہ طبقات کمیشن کا نہ ہونا بتایا جا رہا ہے۔ کمیشن کی مدت اکتوبر 2025 میں ختم ہوگئی تھی اور قواعد کے مطابق ہر 3 برس بعد اس کی تشکیل نو لازمی ہے۔ ریزرویشن کا تعین اسی کمیشن کی رپورٹ پر مبنی ہوتا ہے۔ عدالت میں دائر مفاد عامہ کی عرضی کے بعد حکومت نے ایک حلف نامہ جمع کرایا ہے جس میں کمیشن کی تشکیل کی یقین دہانی کرائی گئی ہے۔ کمیشن کی تشکیل، سروے اور ریزرویشن کے تعین میں کم از کم 4 سے 6 ماہ لگنے کی امید ہے۔ ایسے حالات میں ڈیڈ لائن خود بخود آگے بڑھتی دکھائی دے رہی ہے۔ سیاسی حلقوں میں بحث ہو رہی ہے کہ اسمبلی انتخابات سے عین قبل پنچایتی انتخابات کا انعقاد کسی بھی پارٹی کے لیے خطرناک ہو سکتا ہے۔

سادھوؤں پر گاؤں والوں نے کر دیا حملہ

بچہ چوری کا شبہ، پولیس نے موقع پر پہنچ کر بچائی جان

بوکارو: (ایجنسیز) سرزمین جھارکھنڈ کے بوکارو ضلع میں بچہ چوری کی افواہ تشدد میں تبدیل ہوگئی۔ یہاں چاس تھانہ علاقے کے بانسی ڈیہ گاؤں میں مقامی لوگوں نے شک کی بنیاد پر 5 سادھوؤں کی وحشیانہ پٹائی کر دی۔ اس دوران پولیس موقع پر پہنچی اور کسی طرح سادھوؤں کو ہجوم سے بچایا اور تھانے لے گئی۔ اطلاعات کے مطابق 5 سادھو یوپی رجسٹریشن نمبر کی ایک گاڑی میں بھیکشا مانگنے پہنچے تھے۔ گاؤں والوں نے انہیں اجنبی سمجھ کر شبہ ظاہر کیا۔ اسی دوران کسی نے بچہ چوری کی افواہ پھیلا دی۔ دیکھتے ہی دیکھتے گاؤں میں بھیڑ جمع ہوگئی اور حالات کشیدہ ہوگئے۔ شبہ ہونے پر لوگوں نے سادھوؤں کو گھیر لیا اور مار پیٹ شروع کر دی۔ حالات خراب ہوتے دیکھ کر کسی نے چاس تھانے کو اطلاع دی۔ پولیس کی ٹیم فوری طور پر جائے وقوعہ پر پہنچی۔ اس وقت مشتعل بھیڑ کے ذریعہ سادھوؤں کو پیٹا جا رہا تھا۔ کافی مشقت کے بعد پولیس نے بھیڑ کو منتشر کیا اور متاثرہ سادھوؤں کو بحفاظت اپنی تحویل میں لے لیا۔ انہیں تھانے لا کر پوچھ گچھ کی گئی۔ پولیس کی تفتیش میں بچہ چوری کا کوئی ثبوت نہیں ملا۔ ابتدائی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ تمام سادھو اتر پردیش کے رہنے والے تھے اور بھیکشا مانگنے کے لیے اس علاقے میں آئے تھے۔ چاس کے ایس ڈی پی او پروین سنگھ نے بتایا کہ افواہ کی بنیاد پر حملہ کیا گیا۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ کسی بھی مشکوک معلومات کی اطلاع پہلے پولیس کو دیں اور قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لیں۔ پولیس نے کافی مشقت کے بعد حالات پر قابو پاتے ہوئے تمام پانچوں سادھوؤں کو اپنی حفاظت میں لے لیا جس کے بعد ان کی جان بچ سکی۔ دوران تفتیش ان کے پاس سے بچہ چوری کا کوئی ثبوت نہیں ملا۔ ایس ڈی پی او پروین سنگھ نے بتایا کہ تفتیش میں بچہ چوری کا کوئی ثبوت نہیں ملا ہے۔ متاثرین سے ضروری تفتیش کے بعد انہیں آزاد کر دیا جائے گا۔ چاس کے ایس ڈی پی او پروین سنگھ نے بتایا کہ ویڈیو کی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ یہ لوگ سادھو ہیں اور گھومتے ہوئے بانسی ڈیہ پہنچے تھے۔ افواہوں کی وجہ سے لوگوں نے انہیں بچہ چور سمجھ کر ان کی پٹائی کی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایسے واقعات سے ضلع کی شبیہہ خراب ہوتی ہے اور قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا سنگین جرم ہے۔

'آگے کنواں پیچھے کھائی' راہل گاندھی نے امریکہ تجارتی معاہدہ کپاس کسانوں اور ٹیکسٹائل صنعت کے لیے تباہ کن قرار دے دیا

نئی دہلی: لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس کے سینئر رہنما راہل گاندھی نے ہند-امریکہ تجارتی معاہدے پر نکتہ چینی کرتے ہوئے ہفتہ کو کہا کہ مرکز کی مودی حکومت نے کپاس کے کسانوں اور ٹیکسٹائل صنعت کے مفادات کو نظر انداز کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک دور اندیش حکومت ایسا معاہدہ کرتی جو دونوں شعبوں کے تحفظ اور ترقی کو یقینی بناتا لیکن موجودہ حکومت نے اس کے برعکس قدم اٹھایا ہے۔ راہل گاندھی نے ایک ویڈیو پیغام جاری کرتے ہوئے ٹیرف کے فرق کو اصل مسئلہ قرار دیا۔ ان کے مطابق بنگلہ دیش کو امریکہ میں گارمنٹس کی برآمد پر صفر فیصد ٹیرف کی سہولت دی جا رہی ہے، بشرطیکہ وہ امریکی کپاس درآمد کرے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ہندوستانی مصنوعات پر 18 فیصد تک ٹیرف عائد کیا جا رہا ہے، جس سے ملک کی برآمدی مسابقت متاثر ہو سکتی ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ اگر یہی رعایت حاصل کرنے کے لیے امریکہ سے کپاس منگوانا لازمی ہے تو یہ شرط عوام سے کیوں چھپائی گئی۔ کانگریس کے رہنما نے کہا کہ اگر ہندوستان امریکی کپاس درآمد کرتا ہے تو مقامی کسانوں کی پیداوار متاثر ہوگی اور انہیں قیمتوں میں گراوٹ کا سامنا کرنا پڑے گا۔ دوسری جانب اگر یہ شرط قبول نہیں کی جاتی تو ٹیکسٹائل برآمد کنندگان کو عالمی منڈی میں نقصان اٹھانا پڑ سکتا ہے۔ ان کے مطابق یہ صورت حال 'آگے کنواں پیچھے کھائی' جیسی ہے، جہاں دونوں راستے مشکلات کی طرف لے جاتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ملک میں کپاس کی کاشت اور ٹیکسٹائل صنعت کروڑوں افراد کے روزگار کا ذریعہ ہے۔ ایسے میں کسی بھی غیر متوازن معاہدے کا اثر لاکھوں خاندانوں کی معاشی حالت پر پڑ سکتا ہے۔ راہل گاندھی نے الزام لگایا کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور ان کی کابینہ نے ایسا سمجھوتہ کیا ہے جو طویل مدت میں نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ ادھر حکومت کی جانب سے ان الزامات کو مسترد کیا گیا ہے۔ مرکزی وزیر پیوش گوئل نے کہا ہے کہ اپوزیشن کسانوں کے بارے میں غلط فہمیاں پھیلا رہی ہے اور معاہدے کی تفصیلات کو توڑ مروڑ کر پیش کیا جا رہا ہے۔ حکومتی حلقوں کا کہنا ہے کہ عالمی تجارت میں مسابقت برقرار رکھنے کے لیے بعض اوقات سخت فیصلے کرنا پڑتے ہیں۔ یہ معاملہ اس وقت مزید اہم ہوگیا جب بنگلہ دیش کو دی جانے والی مبینہ رعایتوں کا ذکر سامنے آیا۔ اپوزیشن کا کہنا ہے کہ اگر امریکہ کے ساتھ شرائط یکساں نہیں ہیں تو اس سے ملکی صنعت کو نقصان ہوگا۔ جبکہ کانگریس نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت پارلیمنٹ میں مکمل تفصیلات پیش کرے اور کسانوں کے تحفظ کی واضح ضمانت دے۔

عمان کے عامر کلیم نے ٹی-20 ورلڈ کپ میں رقم کی تاریخ

44 سال کی عمر میں بنائی نصف سنچری

کولمبو: عمان کے تجربہ کار آل راؤنڈر عامر کلیم نے ٹی-20 ورلڈ کپ میں نصف سنچری بنا کر نیا ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ وہ اس عالمی مقابلے میں 50 رنز بنانے والے سب سے زیادہ عمر کے کھلاڑی بن گئے ہیں۔ عامر نے سنہالی اسپورٹس کلب، کولمبو میں آئرلینڈ کے خلاف میچ کے دوران 44 سال اور 86 دن کی عمر میں یہ کارنامہ انجام دیا۔ عامر کلیم نے صرف 28 گیندوں پر اپنی نصف سنچری مکمل کی اور اپنی ہی ٹیم کے ساتھی محمد ندیم کا ریکارڈ توڑ دیا۔ محمد ندیم نے اسی ورلڈ کپ میں سری لنکا کے خلاف 43 سال اور 161 دن کی عمر میں 50 رنز بنائے تھے۔ اس فہرست میں تیسرے نمبر پر سری لنکا کے سابق کپتان سنتھ جے سوریا ہیں، جنہوں نے 2009 کے ٹی 20 ورلڈ کپ میں ویسٹ انڈیز کے خلاف 39 سال اور 345 دن کی عمر میں نصف سنچری اسکور کی تھی۔ عامر کلیم حال ہی میں ٹی-20 ورلڈ کپ میں شرکت کرنے والے سب سے زیادہ عمر کے کھلاڑی بھی بنے تھے۔ انہوں نے 2016 کے ایڈیشن میں ہانگ کانگ کے سابق کپتان ریان کیمبل کا ریکارڈ توڑا تھا، جنہوں نے 44 سال اور 30 دن کی عمر میں ورلڈ کپ کھیلا تھا۔ عامر 2016 میں عمان کی پہلی ٹی-20 ورلڈ کپ ٹیم کا حصہ رہے ہیں اور مختلف ایشیا کپ کوالیفائر اور ورلڈ کپ کوالیفکیشن مہمات میں بھی عمان کی نمائندگی کر چکے ہیں۔ وہ اب تک 54 ٹی-20 میچوں میں 718 رنز بنانے کے ساتھ 48 وکٹیں بھی حاصل کر چکے ہیں۔ آئرلینڈ کے خلاف 236 رنز کے بڑے ہدف کے تعاقب میں اترنے والی عمان کی ٹیم کی جانب سے عامر نے جارحانہ انداز میں بیٹنگ کی۔ انہوں نے 29 گیندوں پر 2 چھکوں اور 5 چوکوں کی مدد سے 50 رنز بنائے۔ اننگز کے آغاز میں ہی انہوں نے دوسری گیند پر چوکا اور چوتھی گیند پر چھکا لگا کر اپنے ارادے ظاہر کر دیے۔ جب دوسرے سرے سے وکٹیں گرتی رہیں تو عامر ڈٹے رہے اور حماد مرزا کے ساتھ 73 رنز کی اہم شراکت قائم کی۔ تاہم وہ اپنی اننگز کو بڑی سنچری میں تبدیل نہ کر سکے اور بیری میکارتھی کی تیز باؤنسر پر آؤٹ ہوگئے۔ عمان کی پوری ٹیم 18 اوورز میں 139 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی اور یوں ہدف حاصل نہ کر سکی۔ عامر کلیم 50 رنز کے ساتھ نمایاں رہے جبکہ حماد مرزا نے 37 گیندوں پر 7 باؤنڈری کی مدد سے 46 رنز اسکور کیے۔ سفیان محمود نے 10 رنز کا اضافہ کیا، مگر باقی بیٹنگ لائن خاطر خواہ کارکردگی نہ دکھا سکی۔

فلم 'گھوس خور پنڈت' کی مشکلات میں اضافہ، جبل پور کی ضلع عدالت میں شکایت درج

جبل پور: اداکار منوج باجپئی کی فلم گھوس خور پنڈت کے گرد تنازع کم ہونے کا نام نہیں لے رہا۔ حال ہی میں سپریم کورٹ نے فلم کے عنوان پر سخت رویہ اپناتے ہوئے اسے تبدیل کرنے کی ہدایت دی تھی، اور اب معاملہ مدھیہ پردیش کے شہر جبل پور کی ضلع عدالت تک پہنچ گیا ہے، جہاں اس کے خلاف باضابطہ شکایت درج کرائی گئی ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق شکایت اس بنیاد پر دائر کی گئی ہے کہ فلم کا عنوان برہمن سماج کے لیے توہین آمیز اور ہتک آمیز ہے۔ یہ شکایت اسکرپٹ رائٹر، فلمی فنکار اور جیوتشی پنڈت وشنو پاٹھک کی جانب سے پیش کی گئی۔ شکایت میں موقف اختیار کیا گیا ہے کہ فلم کے نام میں استعمال کیا گیا لفظ مخصوص برادری کی ساکھ کو متاثر کرتا ہے اور سماجی ہم آہنگی کے خلاف ہے۔ عدالت نے ابتدائی سماعت کے بعد 20 فروری کو فرسٹ کلاس جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں بیانات قلم بند کرنے کی تاریخ مقرر کی ہے۔ آئندہ سماعت کے بعد قانونی کارروائی کی سمت مزید واضح ہوگی۔ شکایت میں فلم کے پروڈیوسر نیرج پانڈے اور او ٹی ٹی پلیٹ فارم نیٹ فلکس کے سربراہ ریڈ ہیسٹنگز سمیت دیگر ذمہ داران کو مجوزہ ملزمان کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔ عدالت میں معاملہ زیر سماعت ہے اور قانونی عمل جاری ہے۔ یاد رہے کہ 12 فروری کو سپریم کورٹ نے بھی فلم سازوں کو سخت تنبیہ کی تھی۔ عدالت کا کہنا تھا کہ اظہار رائے کی آزادی کا مطلب یہ نہیں کہ کسی خاص طبقے کو نشانہ بنایا جائے۔ عدالت نے سوال اٹھایا تھا کہ عنوان میں پنڈت لفظ کا استعمال کیوں کیا گیا اور ہدایت دی تھی کہ فلم کا نام تبدیل کیے بغیر اسے ریلیز نہ کیا جائے۔ ساتھ ہی پروڈیوسر کو حلف نامہ داخل کرنے کا حکم دیا گیا تھا، جس میں وضاحت کی جائے کہ فلم کا مقصد کسی برادری کی توہین نہیں ہے۔ عدالتی سختی کے بعد فلم سے متعلق تشہیری مواد سوشل میڈیا سے ہٹا لیا گیا ہے اور مختلف پلیٹ فارمز سے پوسٹر اور ریلیز ٹیزر بھی واپس لے لیے گئے ہیں۔ اگرچہ نئے عنوان کا اعلان تا حال نہیں کیا گیا، تاہم قانونی پیچیدگیاں بڑھنے سے فلم کی ریلیز پر سوالیہ نشان لگ گیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ فلم ساز نیا نام اختیار کر کے واپسی کرتے ہیں یا منصوبہ عارضی طور پر روک دیا جاتا ہے۔

کانگریس کا وزیرِ اعظم سے منی پور جانے کا مطالبہ

'بس طیارے پر سوار ہو جائیے': پون کھیڑا نے فلائٹ ٹکٹ شیئر کیا

نئی دہلی (ایجنسیز) آسام کے دورے پر پہنچے وزیر اعظم نریندر مودی پر کانگریس نے سخت ردِ عمل ظاہر کرتے ہوئے ان سے تشدد سے متاثرہ منی پور کا بھی دورہ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ کانگریس کے رہنما پون کھیڑا نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک طنزیہ پوسٹ شیئر کرتے ہوئے وزیر اعظم کو یاد دلایا کہ منی پور گزشتہ دو برس سے بدامنی کا سامنا کر رہا ہے اور حالیہ دنوں میں حالات ایک بار پھر کشیدہ ہوئے ہیں۔ پون کھیڑا نے اپنی پوسٹ میں لکھا کہ انتخابی ریاستیں اکثر حکومت کی اولین ترجیح بن جاتی ہیں، لیکن منی پور کو نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ ریاست 2023 سے مسلسل تشدد اور عدم استحکام کی لپیٹ میں ہے اور وہاں کے عوام خود کو تنہا محسوس کر رہے ہیں۔ انہوں نے وزیر اعظم کی موجودگی کو ریاست کے عوام کے لیے حوصلہ افزا قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کا دورہ اعتماد بحال کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ کانگریس رہنما نے گوہاٹی سے امپھال جانے والی پرواز کی ٹکٹ کی تصویر بھی شیئر کی اور طنزیہ انداز میں کہا کہ سہولت کے لیے ٹکٹ بھی بک کر دی گئی ہے، وزیر اعظم کو صرف طیارے میں سوار ہونا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آسام سے منی پور کا فاصلہ محض ایک گھنٹے کا ہے، اس لیے وہاں جانا مشکل نہیں ہونا چاہیے۔ پون کھیڑا نے وزیر اعظم کیئرز فنڈ کا حوالہ دیتے ہوئے یہ تاثر دیا کہ اگر وزیر اعظم واقعی منی پور کی صورتِ حال کو لے کر سنجیدہ ہیں تو انہیں خود جا کر حالات کا جائزہ لینا چاہیے اور عوام کے درمیان موجودگی درج کرانی چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ منی پور کے لوگ طویل عرصے سے قیادت کی براہِ راست توجہ کے منتظر ہیں۔ واضح رہے کہ منی پور میں 2023 سے شروع ہونے والی جھڑپوں اور وقفے وقفے سے بھڑکنے والے واقعات کے سبب حزبِ اختلاف مسلسل مرکزی حکومت پر سوال اٹھاتی رہی ہے۔ دوسری جانب حکومت کا مؤقف ہے کہ ریاست میں امن و امان کی بحالی کے لیے اقدامات جاری ہیں اور حالات کو قابو میں رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ سیاسی حلقوں میں اس معاملے پر بیان بازی کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔

جماعت اسلامی ہند، مہاراشٹر کا منماڈ کا کیناڑا شیرڈی ایکسپریس میں

مسلمان مسافر پر حملے کی مذمت اور مجرموں کے خلاف فوری کارروائی و سخت سزا کا مطالبہ

ممبئی: (راست) جماعت اسلامی ہند، مہاراشٹر کے امیر مولانا الیاس خان فلاحی نے منماڈ کاکیناڑا شیرڈی ایکسپریس میں مسلمان مسافر پر حملے کی سخت مذمت کی ہے اور ذمہ داروں کے خلاف فوری انصاف اور فوری کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ مولانا الیاس خان فلاحی نے میڈیا کو جاری ایک بیان میں کہا، ''ہم محمد عمران پر ہونے والے اس بزدلانہ اور انتہائی افسوسناک حملے کی شدید مذمت کرتے ہیں جو لاتور جا رہے تھے۔ مبینہ طور پر حافظ پیٹ ریلوے اسٹیشن کے قریب ان کی ٹوپی اور داڑھی سے شناخت ہونے کے بعد ان پر حملہ کیا گیا۔ ان کی داڑھی کھینچنا، ان کی ٹوپی اتارنا اور پھینکنا، جسمانی حملہ جس سے وہ خون میں لت پت ہوگئے، اور ان کے ساتھی پر حملہ فرقہ وارانہ نفرت کی بدترین مثال ہے۔ عوامی ذرائع نقل و حمل میں اس طرح کے واقعات انسانی وقار اور آئینی حقوق کی سنگین خلاف ورزی ہیں۔ مدد کے لیے بار بار کی جانے والی التجا، جسے مبینہ طور پر ریلوے ملازمین اور ریلوے پولیس نے نظر انداز کیا، اتنی ہی تشویشناک ہے اور احتساب اور فرض میں غفلت کے بارے میں سنگین سوالات اٹھاتی ہے''۔ جماعت اسلامی ہند مہاراشٹر کے امیر نے کہا، ''اس واقعے کو ایک الگ واقعہ نہیں سمجھا جا سکتا۔ یہ نفرت انگیز جرائم اور ہجوم کے رویے کے ایک پریشان کن سلسلے کا حصہ ہے جو افراد کو ان کی مذہبی شناخت کی بنیاد پر نشانہ بناتا ہے۔ حکام کی جانب سے فوری مداخلت میں تساہلی، سماج دشمن عناصر کی حوصلہ افزائی کرتی ہے اور نظام عدل پر عوام کے اعتماد کو متزلزل کرتی ہے۔ ایف آئی آر فوری طور پر درج کی جانی چاہیے، ملزمان کی شناخت اور گرفتاری عمل میں لائی جانی چاہیے، اور الزامات جرم کی سنگینی کے مطابق ہونے چاہئیں۔ عوامی ذرائع نقل و حمل تمام شہریوں کے لیے، بلا لحاظ مذہب، محفوظ رہنی چاہیے''۔ مولانا الیاس خان فلاحی نے مزید فرمایا، ''ہم حکومت اور ریلوے حکام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ مسافروں کی سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے فیصلہ کن اقدامات کریں اور یہ واضح پیغام دیں کہ فرقہ وارانہ تشدد سے سختی سے نمٹا جائے گا۔ ہم انصاف پسند شہریوں سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ وہ متاثرہ شخص کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کریں اور نفرت کو ہر شکل میں مسترد کریں۔ اس کے ساتھ ہی، ہم مسلم کمیونٹی کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ صبر سے کام لیں اور قانون پر عمل پیرا رہتے ہوئے قدم آگے بڑھائیں، آئینی ذرائع سے انصاف کے حصول کو جاری رکھیں۔ صرف فوری کارروائی اور قانون کی حکمرانی ہی اعتماد اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو بحال کر سکتی ہے''۔

انڈیا بمقابلہ پاکستان: عثمان طارق کی 'مسٹری' کا توڑ کیسے ہوگا؟

کپتان سوریہ کمار یادو نے واضح کی حکمت عملی

کولمبو: انڈیا اور پاکستان کے درمیان ٹی 20 عالمی کپ کے بڑے مقابلے سے قبل سب سے زیادہ گفتگو پاکستان کے مسٹری اسپنر عثمان طارق کے گرد گھوم رہی ہے۔ کولمبو کی اسپن مددگار پچ پر انہیں پاکستان کا اہم ہتھیار تصور کیا جا رہا ہے اور انڈیا پہلی بار ان کا سامنا کرے گا۔ کم بین الاقوامی تجربے کے باوجود ان کی کارکردگی اور منفرد انداز گیند بازی نے ماہرین اور شائقین کو متوجہ کر رکھا ہے۔ عثمان طارق نے اب تک محدود ٹی 20 بین الاقوامی میچ کھیلے ہیں، لیکن مختلف فرنچائز لیگز میں ان کے اعداد و شمار متاثر کن رہے ہیں۔ 42 ٹی 20 مقابلوں میں 70 وکٹیں، 15 اعشاریہ 94 کی اوسط اور 6 اعشاریہ 79 کی اکنامی ریٹ اس بات کا ثبوت ہیں کہ وہ میچ کا پانسہ پلٹنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ان کا گیند پھینکنے سے پہلے کریز پر لمحہ بھر رکنا بلے بازوں کے لیے الجھن پیدا کرتا ہے۔ کولمبو میں پریس کانفرنس کے دوران کپتان سوریا کمار یادو نے اس چیلنج کو پر اعتماد انداز میں لیا۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر امتحان میں نصاب سے ہٹ کر سوال آ جائے تو اسے چھوڑا نہیں جاتا بلکہ حل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، ٹیم بھی اسی ذہنیت کے ساتھ میدان میں اترے گی۔ ان کے مطابق کھلاڑیوں نے ہر ممکن صورتحال کے لیے تیاری کر رکھی ہے۔ دوسری جانب تجربہ کار آف اسپنر روی چندرن اشون نے اپنے یوٹیوب پروگرام میں دلچسپ حکمتِ عملی پیش کی۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر گیند باز اپنے ایکشن میں توقف کرتا ہے تو بلے باز کو بھی کریز چھوڑنے کا حق حاصل ہے۔ قوانین کے مطابق اگر بلے باز کو گیند کی ٹائمنگ سمجھ نہ آئے تو وہ دوبارہ تیار ہو سکتا ہے۔ اشون کی یہ رائے اس بڑے مقابلے میں حکمت عملی کا نیا رخ متعارف کرا رہی ہے۔ مجموعی طور پر ماحول پہلے ہی گرم ہے اور عثمان طارق کی مسٹری اس مقابلے کو مزید دلچسپ بنا رہی ہے، تاہم انڈین ٹیم کے اعتماد سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ہر امتحان کے لیے تیار ہے۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN
JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

ورقِ تازہ

15 Feb. 2026 — اداریہ

منی پور: انصاف کا صبر آزما انتظار

منی پور، جو گزشتہ دو برسوں سے نسلی تشدد، سماجی بیگانگی اور انسانی المیے کی ایک دلخراش تصویر بنا ہوا ہے، ایک بار پھر ملک کی اعلیٰ ترین عدالت اور سیاسی مباحثوں کے مرکز میں ہے۔ سپریم کورٹ کی حالیہ سماعت اور اپوزیشن جماعتوں بالخصوص کانگریس کی جانب سے وزیرِاعظم کے دورۂ منی پور کے پے در پے مطالبات نے اس سنگین انسانی بحران کے دو متضاد پہلوؤں کو پوری شدت کے ساتھ نمایاں کر دیا ہے۔ ایک طرف عدلیہ کی یہ مسلسل کوشش ہے کہ تشدد کے متاثرین کو انصاف فراہم کیا جائے اور ان کی بازآبادکاری کے عمل کو قانونی تحفظ مل سکے، تو دوسری طرف سیاسی میدان میں یہ سنگین الزام گردش کررہا ہے کہ مرکزی حکومت اس دہکتی ہوئی ریاست کو وہ اہمیت اور توجہ نہیں دے رہی جس کی یہ نازک صورتحال متقاضی ہے۔ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سوریا کانت کی سربراہی میں بنچ نے سی بی آئی کو تشدد سے متعلق 11 اہم ایف آئی آرز پر دو ہفتوں کے اندر اسٹیٹس رپورٹ پیش کرنے کی سخت ہدایت دے کر یہ واضح پیغام دیا ہے کہ انصاف کے حصول میں ہونے والی مزید تاخیر اب کسی صورت ناقابل قبول ہے۔ عدالت کا یہ مشاہدہ کہ اب منی پور ہائی کورٹ میں نئے چیف جسٹس تعینات ہو چکے ہیں، لہٰذا مقامی عدالتوں کو تحقیقات کی نگرانی کرنی چاہیے، دراصل مقامی عدالتی نظام پر عوام کے اعتماد کو بحال کرنے کی ایک دانشمندانہ کوشش ہے۔ تاہم، سماعت کے دوران متاثرہ فریق کے وکلا کی جانب سے تحقیقات میں مجرمانہ لاپروائی اور مرکزی ملزم کی عدم پیشی کے جو الزامات لگائے گئے ہیں، وہ ہماری وفاقی تحقیقاتی ایجنسیوں کی کارکردگی پر ایک بڑا سوالیہ نشان ہیں۔ جسٹس گیتا مِتل کمیٹی کی مدتِ کار میں توسیع اور اس کی سفارشات پر من و عن عملدرآمد کی عدالتی ہدایت اس بات کی ضمانت ہے کہ متاثرین کی بحالی کا عمل محض سرکاری کاغذوں اور فائلوں تک محدود نہ رہے بلکہ زمینی سطح پر اس کے اثرات نظر آئیں۔

سیاسی محاذ پر منی پور کا معاملہ اس وقت ایک تیکھے طنز میں بدل گیا جب کانگریس کے سینئر رہنما پون کھیڑا نے وزیرِاعظم نریندر مودی کے ہمسایہ ریاست آسام کے دورے کے موقع پر سوشل میڈیا پر امپھال کا فلائٹ ٹکٹ شیئر کر دیا۔ اپوزیشن کا یہ تیکھا سوال کہ جب آسام سے منی پور کی مسافت محض ایک گھنٹے کی ہے، تو پھر وزیرِاعظم اپنی ترجیحات میں اس بدبخت ریاست کو شامل کیوں نہیں کرتے، اب عوامی حلقوں میں بھی ایک سنجیدہ بحث کا موضوع بن چکا ہے۔ مئی 2023 سے جاری اس نسلی تصادم میں 200 سے زائد قیمتی جانوں کا زیاں اور ہزاروں خاندانوں کا اپنے ہی وطن میں مہاجر بن جانا ایک ایسا قومی صدمہ ہے جس پر مرہم رکھنے کے لیے اعلیٰ ترین سیاسی قیادت کی موجودگی ناگزیر محسوس ہوتی ہے۔ حکومت کا یہ روایتی دعویٰ کہ حالات اب بتدریج بہتری کی طرف گامزن ہیں، ان متاثرین کی فریاد اور سسکتی ہوئی زندگیوں سے میل کھاتا نظر نہیں آتا جو آج بھی ریلیف کیمپوں میں انصاف کی آس لگائے بیٹھے ہیں۔ انصاف کی اس طویل اور کٹھن جدوجہد میں سپریم کورٹ کا یہ موقف انتہائی قابل ستائش ہے کہ متاثرین کو مفت قانونی امداد فراہم کی جائے اور اگر مقامی سطح پر وکلا دستیاب نہ ہوں تو گوہاٹی سے قانونی ماہرین بھیجے جائیں۔ یہ اقدام اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ہے کہ کوئی بھی مظلوم صرف اس لیے انصاف سے محروم نہ رہ جائے کہ اس کے پاس وسائل کی کمی ہے یا ماحول سازگار نہیں ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ تلخ حقیقت بھی ہمارے سامنے ہے کہ نظامِ انصاف کی سست روی کے باعث ایک ایسی کوکی خاتون صدمے کی تاب نہ لاتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوگئی جو اجتماعی زیادتی جیسے گھناؤنے جرم کا شکار تھی۔ ایسی اموات ہمارے سماجی ضمیر اور عدالتی نظام پر ایک بدنما داغ ہیں، جو یہ بتاتی ہیں کہ انصاف میں تاخیر بعض اوقات انصاف کے قتل کے مترادف ہو جاتی ہے۔ جب تک سنگین جرائم کے ملزمان کو کیفرِ کردار تک نہیں پہنچایا جاتا، تب تک ریاست میں مستقل امن کے دعوے بے معنی ہی رہیں گے۔

منی پور میں مستقل امن اور بھائی چارے کی بحالی کے لیے اب صرف عدالتی احکامات کافی نہیں ہیں بلکہ ایک جامع اصلاحی راستے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلا قدم سیاسی قیادت کی براہِ راست مداخلت اور ریاست کے عوام کے درمیان ان کی موجودگی ہے، جو ٹوٹے ہوئے اعتماد کو بحال کرنے میں سب سے اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ سی بی آئی جیسی ایجنسیوں کو کسی بھی سیاسی مصلحت یا دباؤ سے بالاتر ہو کر شفاف تحقیقات کرنی چاہئیں تاکہ مجرموں کو قانون کے شکنجے میں لایا جا سکے۔ اس کے ساتھ ہی میتیئی اور کوکی برادریوں کے درمیان سماجی مصالحت کے لیے جسٹس مِتل کمیٹی کی انسانی ہمدردی پر مبنی سفارشات کو ترجیحی بنیادوں پر نافذ کرنا ہوگا۔ منی پور کا یہ مسئلہ محض ایک نسلی تنازع نہیں بلکہ یہ ہماری جمہوری اقدار اور آئینی اخلاقیات کا ایک بہت بڑا امتحان ہے۔ سپریم کورٹ کی مداخلت یقیناً امید کی ایک کرن ہے، لیکن حقیقی شفا تبھی ملے گی جب ریاست کا ہر شہری خود کو محفوظ اور معزز محسوس کرے گا۔ اگر ہم نے آج منی پور کے ان زخموں کو مندمل کرنے میں تساہل سے کام لیا، تو تاریخ ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ریاست، عقیدہ اور حب الوطنی: کیا قومی وفاداری کو ناپنے کا پیمانہ بدلا جا رہا ہے؟

از: عبدالحلیم منصور

کسی بھی قوم کی شناخت اس کی علامتوں، ترانوں اور تاریخی شعور سے وابستہ ہوتی ہے، مگر جمہوری معاشروں میں یہی علامتیں اس وقت حقیقی وقار حاصل کرتی ہیں جب وہ دلوں کی آمادگی کا مظہر ہوں، نہ کہ قانونی جبر کا نتیجہ۔ وندے ماترم کو لازمی قرار دینے کی بحث نے ایک بار پھر یہ بنیادی سوال سامنے لاکھڑا کیا ہے کہ کیا ریاست کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی مخصوص نغمے کی ادائیگی کو حب الوطنی کا معیار بنا دے، خصوصاً اس صورت میں جب اس کے بعض اشعار کو ملک کے ایک بڑے مذہبی طبقے کی جانب سے اپنے عقیدے سے متصادم سمجھا جاتا ہو۔ تاریخی اعتبار سے وندے ماترم آزادی کی جدوجہد کا ایک اہم حوالہ رہا ہے۔ بنکیم چندر چٹرجی کے ناول "آنند مٹھ" میں شامل یہ نغمہ برطانوی استعمار کے خلاف مزاحمت کی علامت بن کر ابھرا۔ تاہم اسی متن میں وطن کو دیوی کے پیکر میں پیش کیا گیا اور بعض اشعار میں ایسے تقدیسی استعارات ملتے ہیں جنہیں توحید پر مبنی اسلامی عقیدے سے ہم آہنگ نہیں سمجھا گیا۔ یہی وجہ تھی کہ 1937 میں سیاسی قیادت نے اس کے ابتدائی دو بندوں کو قابل قبول قرار دیتے ہوئے بقیہ حصوں کو سرکاری تقریبات سے خارج رکھنے کی سفارش کی۔ بعد ازاں 1950 میں دستور ساز اسمبلی نے "جن گن من" کو قومی ترانہ اور "وندے ماترم" کو قومی نغمہ تسلیم کرتے ہوئے ایک ایسا آئینی توازن قائم کیا جس میں قومی جذبات اور مذہبی حساسیت دونوں کو ملحوظ رکھا گیا۔ یہ پس منظر اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ بانیانِ جمہوریت نے غور وفکر کے بعد ایک محتاط اور ہم آہنگ راستہ اختیار کیا تھا۔ آئینی زاویے سے یہ معاملہ مزید اہمیت اختیار کر لیتا ہے۔ آرٹیکل 19(1)(a) شہری کو اظہارِ رائے کی آزادی فراہم کرتا ہے، جبکہ آرٹیکل 25 مذہبی آزادی کی ضمانت دیتا ہے۔ 1986 کے معروف مقدمے Bijoe Emmanuel vs State of Kerala میں سپریم کورٹ نے واضح کیا کہ حب الوطنی کے اظہار کو جبری نہیں بنایا جاسکتا۔ عدالت نے قرار دیا کہ اگر کوئی طالب علم یا شہری قومی ترانے کے دوران احترام کے ساتھ خاموش کھڑا رہتا ہے تو اسے گانے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ اس فیصلے نے اس اصول کو مضبوطی سے تسلیم کیا کہ ریاست کا اختیار شہری کے ضمیر تک نہیں پہنچ سکتا۔ چنانچہ اگر کسی نغمے کے مکمل متن کو لازمی قرار دے کر انکار کو مشکوک حب الوطنی سے جوڑ دیا جائے تو یہ صورتِ حال آئینی روح کے حوالے سے سنجیدہ سوالات کو جنم دیتی ہے۔

مذہبی تناظر میں ایک مسلمان کے لیے توحید محض ایک نظریہ نہیں بلکہ ایمان کی اساس ہے۔ قرآن مجید میں شرک کو شدید ترین گناہ قرار دیا گیا ہے۔ اسی بنیاد پر متعدد علماء نے وندے ماترم کے بعض حصوں کو مذہبی طور پر قابل قبول نہیں سمجھا۔ یہاں بنیادی سوال یہ نہیں کہ کوئی شہری وطن سے محبت رکھتا ہے یا نہیں، بلکہ یہ ہے کہ کیا اسے ایسی عبارت ادا کرنے پر مجبور کیا جا سکتا ہے جسے وہ اپنے عقیدے کے خلاف سمجھتا ہو۔ ایک جمہوری ریاست کی اصل آزمائش اسی مقام پر ہوتی ہے کہ وہ اکثریتی جذبات اور اقلیتی حقوق کے درمیان انصاف کا پل کس طرح قائم کرتی ہے۔ سماجی سطح پر اس بحث کے اثرات بھی قابل غور ہیں۔ جب حب الوطنی کو کسی مخصوص لفظ یا نعرے سے مشروط کیا جاتا ہے تو معاشرے میں غیر محسوس طور پر تقسیم کی لکیر گہری ہو سکتی ہے۔ نوجوان نسل، جو پہلے ہی شناختی کشمکش اور سماجی دباؤ کا سامنا کر رہی ہے، مزید ذہنی الجھن میں مبتلا ہو سکتی ہے اگر اسے یہ احساس دلایا جائے کہ اس کی مذہبی وابستگی اور قومی وفاداری ایک دوسرے کے مقابل کھڑی ہیں۔ تعلیم کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ طلبہ میں آئینی شعور، تنوع کے احترام اور مکالمے کی ثقافت کو فروغ دیا جائے، نہ کہ انہیں نظریاتی امتحان میں ڈالا جائے۔ سیاسی پہلو بھی اس بحث سے جدا نہیں۔ قومی علامتوں کا انتخابی ماحول میں نمایاں ہونا اور جذباتی صف بندی کا ذریعہ بننا ایک مانوس سیاسی حکمتِ عملی ہے۔ اس سے وقتی فائدہ ممکن ہے، مگر طویل المدت سماجی ہم آہنگی کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ بھی موجود رہتا ہے۔ ذمہ دار قیادت کا تقاضا ہے کہ وہ قومی علامتوں کو سیاسی مفاد کے بجائے قومی اتحاد کے استحکام کا ذریعہ بنائے۔ اسی طرح کسی بھی سرکاری حکم نامے کو عدالتی نظائر، آئینی دفعات اور وفاقی ڈھانچے کے تناظر میں پرکھنا ضروری ہے۔ کثیر الثقافتی معاشرے میں یکساں ثقافتی اظہار کو لازمی قرار دینا عملی پیچیدگیوں کو جنم دے سکتا ہے۔ بہتر راستہ یہی ہے کہ احترام کو فروغ دیا جائے، مگر جبر سے گریز کیا جائے۔

اس بحث کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ حب الوطنی کو محض علامتی امور تک محدود نہ کر دیا جائے۔ جب تعلیم، صحت، روزگار اور سماجی انصاف جیسے بنیادی مسائل پس منظر میں چلے جائیں اور ساری توجہ علامتوں پر مرکوز ہو جائے تو یہ تاثر پیدا ہو سکتا ہے کہ اصل مسائل سے توجہ ہٹائی جا رہی ہے۔ حب الوطنی کا عملی اظہار آئین کی پاسداری، دیانت دار حکمرانی اور عوامی خدمت میں مضمر ہے۔ یہی وہ بنیاد ہے جو کسی بھی نعرے یا علامت کو حقیقی معنویت عطا کرتی ہے۔ حل تصادم میں نہیں بلکہ مکالمے میں ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ مختلف سماجی و مذہبی طبقات سے مشاورت کرے اور ایسا راستہ اختیار کرے جو سب شہریوں کو ساتھ لے کر چلے۔ مذہبی قیادت کو بھی جذباتی ردعمل کے بجائے آئینی اور پُرامن جدوجہد کو ترجیح دینی چاہیے۔ جمہوریت کی اصل قوت اسی میں ہے کہ وہ اختلاف کو برداشت کرتی ہے اور تنوع کو قومی طاقت میں تبدیل کرتی ہے۔ وندے ماترم کی تاریخی عظمت اپنی جگہ، مگر اسے لازمی بنا کر کسی مخصوص مذہبی طبقے کے عقیدے سے متصادم صورت پیدا کرنا آئینی اور سماجی دونوں حوالوں سے نہایت حساس معاملہ ہے۔ حب الوطنی کا حقیقی حسن اسی میں ہے کہ وہ دلوں سے ابھرے، نہ کہ احکامات سے۔ ایک مضبوط قوم وہی ہوتی ہے جو اپنے تنوع کو اپنی طاقت سمجھے اور ہر شہری کو اس کے ضمیر کے مطابق جینے کا غیر مشروط حق فراہم کرے۔

بنے ہیں اہلِ ہوس مدعی بھی منصف بھی
کسے وکیل کریں، کس سے منصفی چاہیں

☆☆☆☆☆

روزہ: جسم، روح، دل، نفس، عقل اور ضمیر میں توازن اور ہم آہنگی کا ذریعہ

ڈاکٹر قاضی رفیق "راہی"، جلگاؤں

رمضان المبارک اور سنت روزوں کی روشنی میں روزہ کی حقیقت کو سمجھنا ایک عظیم نعمت ہے۔ قرآن پاک فرماتا ہے: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے والوں پر فرض کیے گئے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔ (سورۃ البقرہ:183) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روزہ ایک ڈھال ہے۔ یہ ڈھال جہنم کی آگ سے بھی بچاتی ہے اور شیطان کی وسوسوں سے بھی۔ روزہ صرف پیٹ بھوکا رکھنے کا نام نہیں، بلکہ جسم، نفس، قلب، روح، عقل اور ضمیر کو اللہ کی طرف موڑنے کا کامل نظام ہے۔ امام غزالی رحمہ اللہ اپنی کتاب "احیاء علوم الدین" کے باب "اسرار الصّیام" میں فرماتے ہیں کہ روزہ دو بڑی خواہشات (کھانے اور جنسی) کو توڑتا ہے، شیطان کی راہیں تنگ کرتا ہے اور دل کو نورانی بناتا ہے۔ آئیے اس موضوع کو تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

انسانی وجود کا اسلامی تصور: متعدد اجزاء کا توازن: علم کلام اور تصوف میں انسان کو ایک پیچیدہ ساخت سمجھا جاتا ہے۔ امام راغب اصفہانی اپنی "مفردات القرآن" میں نفس، قلب، روح اور عقل کی تعریف کرتے ہیں۔ امام غزالی "عجائب القلب" میں فرماتے ہیں: جسم: مادی حصہ، جو اللہ کا امانت ہے۔ روزہ اسے غلامی سے آزاد کرتا ہے۔ نفس: قرآن پاک فرماتا ہے: اور جو اپنے رب کے مقام سے ڈرے اور نفس کو خواہش سے روکا۔ (سورۃ النازعات:40) مراحل: نفس امّارہ (بے شک نفس برائی کی طرف حکم دینے والا ہے- سورۃ یوسف:53)، نفس لوّامہ (اور میں قسم کھاتا ہوں اس نفس لوامہ کی- سورۃ القیامہ:2) اور نفس مطمئنہ (اے مطمئن نفس!)۔ روزہ اسے امّارہ سے مطمئنہ بناتا ہے۔ قلب: حدیث مبارکہ: بات سمجھ لو کہ جسم میں ایک ٹکڑا گوشت ہے، اگر وہ ٹھیک ہو تو پورا جسم ٹھیک ہو جائے اور اگر وہ خراب ہو تو پورا جسم خراب ہو جائے، سمجھ لو وہ قلب ہے۔ (صحیح بخاری) روح: قرآن: سو جب میں نے اسے ٹھیک کر لیا اور اس میں اپنی روح پھونک دی تو اس کے آگے سجدہ میں گر جاؤ۔ (سورۃ الحجر:29) روزہ اسے ظاہر کرتا ہے۔ عقل: غزالی کے نزدیک عقل نفس پر حاکم ہے، روزہ اسے صاف کرتا ہے۔ ضمیر: نفس لوّامہ کا ہی دوسرا نام، جو گناہ پر سرزنش کرتا ہے۔ ابن قیم جوزیہ "مدارج السّالکین" میں فرماتے ہیں کہ روزہ نفس کی قوت کم کرتا ہے، قلب کو صاف کرتا ہے اور شیطان کو بھگاتا ہے۔

قرآنی وحدیثی بنیاد: رمضان اور سنّت روزے: رمضان: سورۃ البقرہ (2:183-187) میں روزہ کی حکمت بیان ہوئی۔ تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ تقویٰ نفس کی تربیت ہے۔ حدیث قدسی: ابن آدم کے ہر عمل کا بدلہ اسے مل جاتا ہے سوائے روزے کے، وہ میرے لیے ہے اور میں اس کا بدلہ دوں گا۔ (ترمذی) **سنّت روزے:** پیر و جمعرات: اعمال پیر اور جمعرات کو پیش کیے جاتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمال مجھ پر پیش ہوں جبکہ میں روزہ رکھے ہوئے ہوں۔ (مسند احمد) ماہ میں تین دن (13، 14، 15 تاریخ): ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنا پورے ڈھال کی مانند ہے۔ (صحیح مسلم) یعنی رمضان سالانہ تربیت ہے، سنّت روزے ہفتہ وار توازن۔

تزکیۂ نفس اور قلب کی پاکیزگی: امام غزالی فرماتے ہیں: روزہ خواہشات کمزور کرتا ہے اور قلب کو مضبوط بناتا ہے۔ "کسرُ الشّہوتَین" میں ہے کہ زیادہ کھانا قلب کو سیاہ کرتا ہے۔ قشیری رحمہ اللہ "رسالۃ القشیریہ" میں روزے کی تین قسمیں بتاتے ہیں: ظاہری، قلبی اور روحانی۔ ابن قیم: بھوک خواہش کی آگ بجھاتی ہے اور بندے کے دل کو روشن کرتی ہے۔ روزہ غریبوں سے ہمدردی بھی سکھاتا ہے، جو قلب کی نرمی ہے۔ **جسمانی، ذہنی اور روحانی فوائد:** جسم: رمضان میں کولیسٹرول، بلڈ پریشر کم ہوتا ہے، سوزش دور ہوتی ہے۔ جدید سائنسی تحقیق کے مطابق ہفتہ وار روزے (جیسے پیر و جمعرات) آٹوفیجی (Autophagy) کا عمل تیز کرتے ہیں، جو جسم کے خراب خلیات کو صاف کر کے نئے خلیات بناتا ہے، موٹاپا کم کرتا ہے، قوت مدافعت بڑھاتا ہے اور دل کی صحت بہتر بناتا ہے۔ عقل: جدید تحقیق کے مطابق روزہ بی ڈی این ایف (دماغی نشوونما کار یا Brain Derived Neurotrophic Factor) نامی ہارمون کی سطح بڑھاتا ہے۔

وندے ماترم کو لازمی قرار دینا: تاریخ، آئین اور حالیہ سیاسی تناظر

جاوید جمال الدین

ہندوستان کی قومی علامتیں محض رسمی نشانیاں نہیں ہوتیں بلکہ وہ آزادی کی جدوجہد، اجتماعی شعور اور قومی اتحاد کی زندہ عکاسی کرتی ہیں۔ ان علامتوں میں وندے ماترم ایک انتہائی اہم مقام رکھتا ہے، جو نہ صرف آزادی کی تحریک کا نعرہ بنا بلکہ آج بھی قومی جذبات کو ابھارتا ہے۔ تاہم جب اسے سرکاری تقریبات میں مکمل طور پر لازمی قرار دینے کی بات آتی ہے تو یہ معاملہ محض جذباتی نہیں رہتا بلکہ تاریخی، آئینی، مذہبی اور عملی پہلوؤں سے جڑ جاتا ہے۔ حالیہ مرکزی وزارت داخلہ کی گائیڈ لائنز، جو فروری 2026 میں جاری کی گئیں، نے اس بحث کو نئی شدت دی ہے۔ ان ہدایات کے مطابق سرکاری تقریبات، اسکول اسمبلیوں، صدارتی تقاریب، گورنر کی آمدورفت، پیڈما ایوارڈز اور دیگر اہم سرکاری تقریبات میں وندے ماترم کے مکمل چھ اشعار (stanzas) گانے یا بجانے لازمی ہیں، جو تقریباً 3 منٹ 10 سیکنڈ کا دورانیہ رکھتے ہیں۔ مزید یہ کہ جب یہ قومی ترانہ جن گن من کے ساتھ پیش کیا جائے تو وندے ماترم کو پہلے گایا جائے گا، اور سامعین کو توجہ سے کھڑے ہونا ہوگا۔ یہ فیصلہ وندے ماترم کی 150 ویں سالگرہ کے موقع پر سامنے آیا ہے، لیکن اس نے آئینی آزادیوں اور مذہبی حساسیتوں پر نئے سوالات اٹھا دیے ہیں۔ وندے ماترم کی تخلیق مشہور بنگالی ادیب بنکم چندر چٹرجی نے 1870 کی دہائی میں کی تھی اور اسے اپنے ناول آنند مٹھ (1882) میں شامل کیا گیا۔ یہ ناول برطانوی استعمار کے خلاف بغاوت کی کہانی ہے، جس میں وطن کو ماں کی شکل میں پیش کیا گیا۔ یہ گیت جلد ہی آزادی کی تحریک کا حصہ بن گیا۔ کانگریس کے ابتدائی اجلاسوں میں اسے جوش و جذبے سے گایا جاتا تھا، اور انقلابیوں جیسے بھگت سنگھ اور دیگر نے اسے اپنا نعرہ بنایا۔

تاہم، گیت کے کچھ اشعار میں وطن کو درگا، سرسوتی اور دیگر دیوی سے تشبیہ دی گئی ہے، جو ہندو دیوتاؤں کی علامتیں ہیں۔ اس پر مسلم قیادت نے شروع سے اعتراض کیا۔ 1937 میں کانگریس ورکنگ کمیٹی نے اس حساسیت کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلہ کیا کہ صرف پہلے دو بند (جو تقریباً 65 سیکنڈ میں مکمل ہوتے ہیں) قومی گیت کے طور پر گائے جائیں گے، کیونکہ ان میں مذہبی رنگ کم ہے۔ آزادی کے بعد، 24 جنوری 1950 کو دستور ساز اسمبلی نے جن گن من کو قومی ترانہ اور وندے ماترم کو قومی گیت کا درجہ دیا۔ اس فیصلے میں توازن اور اعتدال کی جھلک تھی، اور صرف پہلے دو بند کو رسمی طور پر تسلیم کیا گیا۔ ہندوستان کا آئین ایک سیکولر، جمہوری اور کثیر الثقافتی ریاست کی ضمانت دیتا ہے۔ 'دفعہ 25' مذہبی آزادی کا حق دیتی ہے، جبکہ 'دفعہ 19' اظہار رائے کی آزادی کو یقینی بناتی ہے۔ سپریم کورٹ کے متعدد فیصلوں میں یہ اصول قائم کیا گیا ہے کہ کسی شہری کو ایسا گیت یا نعرہ گانے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا جو اس کے مذہبی عقیدے سے ٹکراتا ہو۔ مثال کے طور پر، Bijoe Emmanuel vs State of Kerala (1986) میں سپریم کورٹ نے جہوواہ کے گواہوں کے بچوں کو قومی ترانہ نہ گانے کی اجازت دی، کیونکہ یہ ان کے مذہبی عقیدے کے خلاف تھا۔ اسی طرح دیگر فیصلوں میں یہ واضح کیا گیا کہ قومی علامتوں کا احترام ضروری ہے، لیکن جبر سے نہیں۔ حالیہ تناظر میں مسلم تنظیمیں جیسے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ اور جمعیت علمائے ہند نے اس فیصلے کو **دفعہ 25** کی خلاف ورزی قرار دیا ہے، کیونکہ مکمل اشعار میں وطن کو دیوی کی شکل میں پیش کیا گیا ہے، جو توحید کے اصول سے متصادم ہے۔ مسلمان وطن سے محبت کو اپنے ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں اور آزادی کی جدوجہد میں ان کا کردار تاریخی طور پر نمایاں رہا ہے۔ وہ قربانیاں دیتے ہیں، لیکن کسی سرزمین کو معبود کا درجہ دینا ان کے مذہبی اصولوں کے منافی ہے۔ وزارت داخلہ کی 6 فروری 2026 کی ہدایات کے مطابق مکمل چھ اشعار (تقریباً 3 منٹ 10 سیکنڈ) لازمی ہیں۔ یہ پہلے دو بندوں سے کہیں زیادہ طویل ہے۔ سوال یہ ہیں:- کیا ہر تقریب میں اتنا وقت ممکن ہے؟ - کیا تمام شہری مکمل اشعار یاد رکھتے ہیں؟ - اگر کوئی شخص کھڑا تو ہو جائے لیکن گانے سے گریز کرے تو کیا اسے سزا دی جائے گی یا تنقید کا نشانہ بنایا جائے گا؟ بین الاقوامی مثالیں اسے واضح کرتی ہیں۔ یونان کا قومی ترانہ 158 بندوں پر مشتمل ہے، مگر صرف ابتدائی بند گائے جاتے ہیں۔ یوراگوئے کا ترانہ بھی مکمل کم ہی پیش کیا جاتا ہے۔ دنیا بھر میں قومی نغموں کے مختصر اور عملی ورژن ہی رائج ہیں تاکہ احترام برقرار رہے اور جبر نہ ہو۔ یہ فیصلہ ایک وسیع سیاسی ماحول میں سامنے آیا ہے۔ انتخابی ادوار میں قومی شناخت اور علامتوں کو شدت سے پیش کیا جاتا ہے۔ بعض ناقدین کا خیال ہے کہ یہ حب الوطنی کو ایک مخصوص نعرے سے مشروط کرنے کی کوشش ہے، جو تقسیم کا سبب بن سکتا ہے۔

مہاتما گاندھی نے ہمیشہ جبر کے بجائے باہمی احترام اور رضامندی پر زور دیا۔ اگر کسی طبقے کو یہ محسوس ہو کہ اس کے عقائد کو نظرانداز کیا جا رہا ہے تو ردعمل فطری ہے۔ حب الوطنی کا اصل پیمانہ نعروں سے زیادہ عملی خدمات ہیں: سرحدوں کی حفاظت، سائنسی ترقی، سماجی خدمت، وطن سے محبت اور وطن کی عبادت میں فرق ہے۔ محبت فطری جذبہ ہے، عبادت مذہبی عمل۔ جب یہ دونوں خلط ملط ہوں تو تنازع پیدا ہوتا ہے۔ وندے ماترم آزادی کی جدوجہد کی یادگار ہے اور اس کا احترام ہر شہری کا فرض ہے۔ لیکن مکمل ورژن کو لازمی قرار دینا آئینی، مذہبی اور عملی سوالات جنم دیتا ہے۔ 1937 اور 1950 کے فیصلوں میں جو توازن اختیار کیا گیا تھا، وہ سیکولرزم اور اتحاد کا مظہر تھا۔ آج بھی ضرورت اسی توازن کی ہے۔ قومی اتحاد جبر سے نہیں، مشاورت، احترام اور آئینی اصولوں کی پاسداری سے پیدا ہوتا ہے۔ ہندوستان کی طاقت اس کی تکثیری شناخت میں ہے۔ اگر علامتوں کو اسی جذبے سے اپنایا جائے تو وہ اتحاد کا ذریعہ بنیں گی، ورنہ اختلاف کا سبب بن سکتی ہیں۔ دانشمندی یہی ہے کہ تاریخ کے سبق، آئینی ضمانتوں اور سماجی ہم آہنگی کو سامنے رکھ کر فیصلہ کیا جائے، تاکہ ملک کا جمہوری اور کثیر الثقافتی تشخص مزید مضبوط ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

استقبالِ رمضان المبارک کا جدید طریقہ

مشتاق احمد سہروردی، ریسرچ اسکالر
موبائیل: 9538931104

سرشام جیسے ہی ہم نے گھر میں قدم رکھا بیگم نے آواز دی کہ ماہِ رمضان المبارک جلد ہی سایہ فگن ہونے کو ہے اور ہم نے استقبال رمضان کی کوئی تیاری نہیں کی ہے۔ ہم نے کہا بیگم ابھی جلدی کیا ہے۔ رمضان کی آمد میں ابھی ایک ہفتہ باقی ہے استقبالِ رمضان کی تیاری کرلینگے۔ آپ فہرست بنا کر دیدیجئے۔ یا ہم خود بنالینگے۔ بیگم نے کہا استقبالِ رمضان کے لئے فہرست! میں کچھ سمجھی نہیں ہم نے کہا بیگم رمضان میں افطار اور سحر ہی تو اہمیت رکھتے ہیں۔ اس کے لئے اشیاء خورد ونوش کی فہرست مرتب کرنا ضروری ہے۔ اسی فہرست کی بات ہم کررہے ہیں۔ دیکھئے افطار کے لئے مختلف پکوان بنانے ہوتے ہیں۔ مثلاً پکوڑے سموسے، دہی بڑے، چھولے بٹولے، مرچی بھجئے، ہریس، حلیم، چکن 65، چکن منچوری، لیگ پیس، چکن تندوری اور بھی بے شمار پکوان ہوتے ہیں۔ یہ سب بنانے کے لئے کیا خام اشیاء اور مسالے وغیرہ ضروری نہیں ہوتے؟ اور افطار کے لئے کھجور تو نہایت اہم ہوتے ہیں۔ آجکل بیسوں قسم کے کھجور مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔ اب یہ بتاؤ تمہیں کونسے کھجور پسند ہیں، وہ ابھی آرڈر کردیتے ہیں۔ اب رہے دیگر فروٹس سیب سنترے، انگور، اناناس، کیوی، ڈریگون، اسٹرابیری، اور بھی چند جدید پھل ہیں وہ سب روز کا روز لائینگے اگر قبل از وقت لائے تو سڑ کر خراب ہوجاتے ہیں۔ بیگم ہمارا منہ حیرت سے تک رہی تھیں۔ ہم نے کہا اتنا آنکھیں نکال کر تعجب سے کیا دیکھ رہی ہو۔ ابھی اب سحری کے پکوان کی لسٹ کے بارے میں بتائیں کہ اس میں کیا کیا درج کرنا ہے۔ روزانہ الگ الگ ڈش ہونا چاہئے۔ اگر کوئی ڈش ریپیٹ ہوگئی تو سحری اچھی نہیں ہوگی اور اگر سحری اچھی نہیں ہوگی تو دن بھر روزہ کیسے رہیں گے۔ لہٰذا تمہیں چاہئے کہ سحری کے پکوان کی ایسی فہرست بنا کر دیدو کہ جس سے روزانہ ایک نئی ڈش تیار کی جاسکے اور ہاں ابھی رمضان موسم گرما ہی میں تشریف لارہاہے۔ تو افطار کے لئے ہمہ اقسام کے مشروب بھی ضروری ہےں۔ گنے کارس اور لیموشربت یہ سب آوٹ ڈیٹیڈ ہیں۔ فی زمانہ جوس کا ہے۔ شربت روح افزاء بھی دیکھ کرلوگوں کی روح کانپ جاتی ہے۔ اب یا تو پھلوں کا جوس نہیں تو ٹیانگ ہی چلتا ہے۔ وہ بھی شامل فہرست کردو۔ اتنا سننا ہی تھا بیگم آپے سے باہر ہوگئیں۔ انہوں نے زور دے کر کہا میں رمضان المبارک کی عبادتوں سے متعلق بات کررہی ہوں کہ اس کی تیاری کرنی ہے۔ تو ہم نے کہا ارے ہاں اس کی بھی تیاری کرلینگے۔ دیکھئے رمضان کی خاص عبادت تو تراویح ہے۔ اب ہمارے شہر کی مساجد کی انتظامی کمیٹیوں نے نماز تراویح کا عمدہ انتظام کیا ہے۔ دیکھیں بیگم! رمضان میں جو تاجر حضرات ہوتے ہیں وہ دن رات کاروبار میں مصروف رہتے ہیں اور جو غیر تاجر طبقہ ہے ان کو رمضان کی رونق بڑھانے سے فرصت نہیں ملتی اور پھر عید کی خریداری کے لئے وقت کی کمی کا مسئلہ، ان تمام مسائل کے پیش نظر ہی مساجد کی انتظامی کمیٹیوں نے تراویح کے لئے قابل رشک انتظام کیا ہے۔ کسی مسجد میں تین شبی شبینہ تو کہیں چھ شبی شبینہ کا انتظام اور دس شبی شبینہ کا اہتمام بھی موجود ہے۔ اب جو رمضان میں زیادہ مصروف رہتے ہیں وہ تین دن میں قرآن مجید کی سماعت کرلیں۔ اور کم مصروف حضرات چھ دن میں کلام پاک سن لیں۔ اب فارغ حضرات وہ دس شبی شبینہ سے استفادہ کرلیں۔ اب بیگم کا غصہ آسمان پر پہنچا۔ انہوں نے کہا تراویح پورا مہینہ پڑھنا پڑتا ہے تین یا پانچ دن پڑھنے سے فرض ادا نہیں ہوجاتا۔ ہم نے کہا وہ اگلے زمانے کی باتیں ہیں۔ جب حفاظ اکرام شاذ و نادر ہوا کرتے تھے اور بہت کم مساجد میں حفاظ قرآن پاک سنایا کرتے تھے۔ زیادہ تر مساجد میں الم ترا ہی پڑھا جاتا تھا اور وہ تراویح ایک گھنٹے کے اندر ختم ہوجایا کرتے تھے۔ بیگم نے بپھر کر کہا اگلے وقتوں کے لوگ بڑے نیک ہوا کرتے تھے دن میں روزہ رکھتے اور رات میں قیام کرتے تھے۔ نہ وہ تمہاری طرح افطار کرتے نہ سحری، ہم نے کہا بیگم ہر زمانے میں اچھے اور برے لوگ موجود رہتے ہیں، کیا اگلے وقتوں کے لوگ پارسا ہی تھے! بیگم مجھے اچھی طرح یاد ہے ہمارے بچپن میں شہر کی ایک مسجد میں صرف آدھے گھنٹے میں نماز تراویح مکمل ہوتی تھی۔ شہر کا نوجوان طبقہ اور شرفاء حضرات اپنی تراویح وہیں ادا کرتے تھے۔ وہ اس لئے کہ سینما تھیٹروں میں سکینڈ شو فلم دیکھ سکیں۔ اس زمانے میں رات ساڑھے 9 بجے سے سکینڈ شو میں فلمیں دکھائی جاتی تھیں اور شائقین فلم تراویح کی پابندی کرتے ہوئے فلمیں بھی پابندی سے دیکھتے تھے۔ چونکہ دن میں روزہ رکھتے تو فلم دیکھنے سے پرہیز کرتے تھے کہ کہیں روزہ مکروہ نہ ہوجائے۔ آج زمانہ جدید میں ہر ایک کے ہاتھ میں موبائیل ہے۔ اس لئے اب لوگ تراویح کی شبینہ نماز پڑھتے ہیں۔ تین دن یا چھ دن تراویح پڑھتے ہیں اور سارا مہینہ رمضان المبارک سے حظ اٹھاتے ہیں۔ بیگم نے متعجب ہو کر کہا رمضان محظوظ ہونے کا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا بیگم اب تو لوگ رمضان سے حظ ہی تو اٹھاتے ہیں۔ کیا تمہیں نہیں معلوم افطار کے وقت سیر شکم ہونے کے لئے ہمہ اقسام کے پکوان کی ہوٹلیں کیسی سجائی جاتی ہیں۔ خیر تم گھر بیٹھی رہتی ہو تمہیں اس کا اندازہ نہیں ہے۔ ان گنت پکوان سے مزین ریسٹورینٹ کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ رمضان روزے رکھنے کا نہیں بلکہ دعوتیں اڑانے کا مہینہ ہے۔ بیگم تمہیں مزید تعجب ہوگا کہ اب تو شب معراج شب برأت جنہیں عبادتوں کی رات کہا جاتا ہے۔ ان راتوں میں بھی رات بھر اس قسم کی ہوٹلیں نت نئے پکوان سے لبریز ہوتی ہے اور لوگ رات بھر ان پکوانوں سے لطف اندوز ہوکر ہی مبارک راتوں کی سعادت سے مشرف ہوتے ہیں۔ ابھی ہفتہ بھر پہلے کی بات ہے یعنی شب برأت کو شہر کے معروف علاقہ مسلم چوک پر رات بھر اس قدر رونق تھی کہ تل دھرنے کو جگہ میسر نہ تھی۔ نوجوانوں کا غول کا غول ایک ہوٹل سے نکل کر دوسرے ہوٹل میں قدم رنجہ فرمارہا ہے اور ہر ہوٹل کی مرغن غذاؤں سے لطف اندوز ہورہا ہے اور یہ سلسلہ اذان فجر تک چلتا رہتا ہے۔ جیسے ہی مؤذن نے اذاں دی یہ جوان یہ جا وہ جا۔ ہمارے شہر کا مسلم چوک علاقہ اسم بامسمّیٰ ہے۔ شب معراج ہو کہ شب برأت یا پھر رمضان المبارک کا سارا مہینہ یہ علاقہ مبارک راتوں کو عبادت گزاروں اور رمضان کے روزہ داروں کو لذت کام و دہن کی دعوت دیتا رہتا ہے۔ دنیا کے کسی کونے میں رہنے والا شخص ان مبارک ایام میں اس علاقے میں داخل ہوتا ہے تو وہ سمجھ جاتا ہے کہ یہاں کون لوگ سکونت پذیر ہیں۔ بیگم نے زچ ہو کر کہا خیر ان باتوں کو چھوڑیے رمضان میں قرآن مجید کی تلاوت کی کافی اہمیت ہے اس طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے ہم نے کہا بیگم یہ موبائیل کس وقت کام آئیگا۔ یہ زندگی کے ہر مرحلے میں کام آتا ہے۔ ہمیں جب فرصت ملتی ہے تو موبائیل سے قرأت کلام پاک کی سماعت کرلیتے ہیں اب قوم رمضان المبارک کو فرسودہ طریقے سے نہیں سائنٹفک طریقے سے مناتی ہے۔ ہم نے بیگم سے مزید مخاطب ہوتے ہوئے کہا تم بھی رمضان کے استقبال کے لئے تیار ہوجاؤ۔ بیگم نے کہا کیا مطلب؟ ہم نے کہا کیا تمہیں کپڑوں کی خریداری نہیں کرنی ہے۔ اس وقت مارکیٹ میں ایک سے بڑھ کر ایک نت نئے منفرد ڈیزائن کے ملبوسات آچکے ہیں۔ کپڑوں کی خریداری تو تمہارا محبوب مشغلہ ہے۔ ہر خاتون چاہتی ہے کہ اس کا لباس دیگر خواتین سے منفرد رہے۔ اسی انفرادیت کے چکر میں وہ مہینہ بھر دکانوں کے چکر لگاتی ہیں، اور وہ بھی اس قدر انہماک سے خریداری کرتی ہیں کہ انہیں اپنے شیر خوار بچوں کا تک ہوش نہیں رہتا۔ گزشتہ رمضان کا ایک سچا واقعہ ہے کہ مسلم چوک کی کپڑا مارکیٹ میں چند خواتین کپڑے خریدنے آئیں، ایک شوروم میں کپڑوں کے جدید ڈیزائن دیکھ کر اتنی بدحواس ہوئیں کے گھنٹوں خریداری کے بعد ایک خاتون اپنے شیر خوار کو دکان ہی میں بھول کر چلی گئیں، گھر پہنچنے کے بعد بھی انہیں اپنے لاڈلے کا خیال نہیں آیا۔ شکر اس دکاندار کا جنہوں نے بل نمبر پر درج فون نمبر سے استفادہ کرتے ہوئے انہیں شیر خوار کی اپنی دکان میں موجودگی کی اطلاع دی تب جا کر اس خاتون کو اپنے جگر گوشے کا خیال آیا۔ اور وہ دوڑے دوڑے آکر اپنی امانت لے کر چلی گئیں۔ خواتین کپڑے اور زیور کی اتنی دیوانی ہوتی ہیں کہ وہ اکثر اوقات صرف ان اشیاء کا دیدار کرکے ہی تسکین حاصل کرلیتی ہیں۔ بیگم نے یہ واقعہ سنا تو اس سانحہ کو تسلیم کرنے سے انکار کردیا اور کہا کہ اس واقعہ کی سند چاہئے ہم نے دکاندار کا پتہ اور فون نمبر ان کے حوالے کیا کہ وہ تحقیق کرلیں تب جا کر وہ چپ ہوئیں۔ ہماری باتیں سن کر بیگم نے یاس بھرے لہجے میں کہا، زمانے میں تغیرات کی رفتار بڑی تیز ہے تاہم یہ عاجلانہ رفتار بھلائی کی طرف نہیں بلکہ زوال کی طرف ملت کو لے جارہی ہے۔ لوگ رمضان بھر وعظ ونصیحت کی سماعت کرتے ہیں لیکن اس کی جھلک ان کی زندگی میں کہیں نظر نہیں آتی۔ حالات انتہائی پرآشوب ہوتے جارہے ہیں لوگ پند ونصائح کو ایک کان سے سن کر اسی کان سے نکال دیتے ہیں۔ دوسرے کان تک بھی وہ نصیحت کو پہنچنے نہیں دیتے۔

☆☆☆☆☆

روزنامہ ورق تازہ
ریاستی۔قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
15 Feb. 2026

عربی کے اولین سفرناموں کے موضوع پر کتاب کی رسم اجراء

اردو یونیورسٹی کے اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر محمد شاکر رضا کی دوسری تصنیف

حیدرآباد، 13 فروری (پریس نوٹ) مولانا

آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے شعبۂ عربی کے استاذ ڈاکٹر محمد شاکر رضا کی کتاب ”عربی کے اولین سفرناموں میں ہندوستانی تہذیب وثقافت“ کی رسم اجراء یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر سید عین الحسن و دیگر اساتذہ کے ہاتھوں عمل میں آئی۔ 154 صفحات پر مشتمل اس کتاب کو مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے ڈائرکٹوریٹ، ٹرانسلیشن، ٹرانسلیشن اسٹڈیز، لیکسیکوگرافی اینڈ پبلیکیشن کی جانب سے شائع کیا گیا ہے۔ پروفیسر سید علیم اشرف جائسی سابق صدر شعبہ عربی، مانو نے اس کتاب کا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ یہ کتاب نویں اور دسویں صدی عیسوی کے عربی سفرناموں میں ہندوستانی تہذیب وثقافت کا بیان اور اس کا تحقیقی وتنقیدی مطالعہ ہے۔ جس میں ان عرب مصنفین اور سیاحوں کے بیانات کو مرکزِ بحث بنایا گیا ہے جنہوں نے بذاتِ خود ہندوستان کا سفر کیا اور یہاں کے حالات قلم بند کیے، یہ سفرنامے اس دور کی ہندوستانی تہذیب کو سمجھنے کے لیے نہایت قیمتی تاریخی ماخذ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ معروف ادیب، مصنف اور اسلامی مفکر پروفیسر محسن عثمانی نے اس کتاب کے متعلق کہا کہ ڈاکٹر محمد شاکر رضا عربی زبان وادب کے استاذ اور نقاد ہیں، ان کی یہ نئی کتاب دلپذیر ہے، جس کے لیے انہوں نے بہت محنت سے مواد جمع کیا ہے، اور مجھے امید ہے کہ اہل علم اور اہلِ ذوق حضرات کے درمیان اس کتاب کو قبولیت کا شرف حاصل ہوگا۔ ایفلو یونیورسٹی کے شعبہ عربی کے پروفیسر محمد انظر ندوی نے اس کتاب کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مصنف نے اردو زبان وادب کے دامن کو عربی زبان وادب اور ثقافت کے موتیوں سے بھر دیا ہے۔ ان کے مطابق مصنف نے اردو زبان میں عربی سفرناموں کو منتقل کر کے تخلیق کاری کی ایک نئی پہل کی ہے۔ بلکہ عربی زبان کے لالہ وگل سے عطرکشید کر کے اردو زبان کے چمنستان میں نور و نکہت کا اضافہ کیا ہے، چشمہ حیوان سے کشت ویراں کو سیر آب کرنے کی تعبیر اگر صحیح ہوسکتی ہے اور اس کے لیے کوئی جواز نکل سکتا ہے تو وہ کام بھی مصنف نے کر دیا ہے۔ کتاب کی تقریبِ رسم اجراء میں شیخ الجامعہ پروفیسر سید عین الحسن، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ انگریزی کی پروفیسر وبھا شرما، یونیورسٹی کے رجسٹرار پروفیسر شیخ اشتیاق احمد، ڈائریکٹوریٹ آف ٹرانسلیشن اینڈ پبلیکیشنز کے ڈائریکٹر پروفیسر محمد خالد مبشر الظفر، مرکز برائے فاصلاتی وآن لائن تعلیم کے ڈائریکٹر پروفیسر رضاء اللہ خان اور یونیورسٹی کے ڈین اسٹوڈنٹس ویلفیئر پروفیسر صدیقی محمد محمود بھی موجود تھے۔ پروفیسر سید عین الحسن وائس چانسلر مانو نے اس تصنیف پر اپنی خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے کتاب کے مصنف ڈاکٹر محمد شاکر رضا کو اس تصنیف پر مبارکباد پیش کیا۔ یہ کتاب مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد کے سیل کاؤنٹر پر دستیاب ہے، مزید معلومات کے لیے اس نمبر 9704967694 پر رابطہ کریں۔

قومی ترانے کی روایت کو تباہ کرنے والے وندے ماترم پر

مرکزی حکومت کا لازمی قرار دینے والا اعلان فوری طور پر واپس لیا جائے: ایم ایچ جواہر اللہ

چنئی۔ (پریس ریلیز)۔ ایم ایم کے پارٹی کے صدر پروفیسر ایم ایچ جواہر اللہ ایم ایل اے نے اپنے جاری کردہ اخباری بیان میں کہا ہے کہ ایم ایم کے پارٹی اس بات کی سختی سے نشاندہی کرتے ہیں کہ مرکزی وزارت داخلہ کی طرف سے جاری کردہ اعلان، جس میں سرکاری تقریبات اور اسکولوں میں قومی ترانے سے پہلے وندے ماترم گانا لازمی قرار دیا گیا ہے، اور اس گانے کی تمام چھ آیات کو مکمل طور پر گانا ضروری ہے، ہندوستان کی آئینی روایات اور مجموعی معاشرے کی فطرت کے خلاف ہے۔ یہ بیان کہ قومی پرچم کشائی کی تقریبات، گورنر کے خطاب اور صدر کے خطاب سمیت تمام سرکاری کاموں میں اس حکم کی لازمی طور پر پیروی کی جانی چاہیے، کو آئین کے ذریعے قومی ترانے کو دیے گئے منفرد مقام کو کمزور کرنے کی ایک منظم کوشش کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔ گانے وندے ماترم کے تمام چھ آیات کا لازمی گانا، بشمول 1937 میں حذف شدہ چار آیات، تاریخی حقائق اور سیاسی سمجھوتوں کو نظر انداز کرنے کا عمل ہے۔ ایم ایم کے پارٹی صدر پروفیسر جواہر اللہ نے اس بات کی طرف خصوصی نشاندہی کرتے ہوئے کہا ہے کہ دنیا بھر کے ممالک میں یہ ایک عام، جمہوری روایت رہی ہے کہ سرکاری تقریبات میں صرف قومی ترانہ گایا جاتا ہے۔ ہندوستان میں بھی اسے آئینی اصول کے طور پر رائج کیا گیا ہے۔ لیکن اس روایت کو بدلنے اور پرجوش قوم پرستی کو لازمی قرار دینے کی کوشش سے ملک کا اتحاد مضبوط نہیں ہوگا۔ بلکہ یہ سماجی تقسیم کو مزید گہرا کرے گا۔ ہندوستان ایک سوچ، ایک ثقافت اور ایک عقیدے کا ملک نہیں ہے۔ ہندوستان کی اصل طاقت ایک تکثیری معاشرے کی آئینی یقین ہے جہاں مختلف زبانیں، مذاہب اور ثقافتیں ایک ساتھ رہتی ہیں۔ اس تکثیریت کا احترام کیے بغیر سیاسی مقاصد کے لیے علامتوں اور احساسات کو لازمی قرار دینا آئین کی بنیادی روح کے خلاف ہے۔ یہ مسئلہ، جو پہلے ہی گزشتہ سال بی جے پی اور کانگریس پارٹیوں کے درمیان ایک بڑے تنازع کا سبب بن چکا تھا، 2025 میں اتر پردیش میں نافذ کیا گیا تھا، اور اب اسے پورے ملک میں نافذ کرنا ایک سیاسی مہم جوئی ہے جو ملک کو غیر ضروری تنازعات میں ڈال دے گا۔ قومی ترانے کا احترام کرنا ہر ہندوستانی شہری کا فرض ہے۔ لیکن یہ احترام مجبوری سے نہیں ہوتا۔ اسے آئینی سوچ کے ذریعے تیار کیا جانا چاہیے۔ جبری قوم پرستی نے کبھی حقیقی قومی اتحاد پیدا نہیں کیا۔ لہٰذا، ایم ایم کے پارٹی کا اصرار ہے کہ مرکزی حکومت کو اس اعلان کو فوری طور پر واپس لینا چاہیے، جو اب تک رائج جمہوری۔ سیاسی نظام کی روایت کو تبدیل کرتا ہے، کہ سرکاری تقریبات میں قومی ترانہ گانا واحد لازمی چیز ہے۔ میں یہ بھی درخواست کرتا ہوں کہ مرکزی حکومت ہندوستان کو، جو کہ تکثیریت کا احترام کرتا ہے اور سب کو شمولیت دیتا ہے، کو تنازعات میں گھرے ہوئے ملک میں تبدیل کرنے کی اپنی کوششیں ترک کر دے۔

بھیونڈی میں میئر انتخاب سے قبل سیاسی بھونچال

سابق میئر کی گرفتاری کے بعد بند، شہر میں کشیدگی میں اضافہ

بھیونڈی ۱۴ر فروری (شارف انصاری):- میونسپل کارپوریشن میں 20 فروری کو منعقد ہونے والے مہاپور کے انتخاب سے عین قبل شہر کی سیاست میں شدید ہلچل پیدا ہوگئی ہے۔ سابق میئر ولاس پاٹل کی گرفتاری، اس کے خلاف ہونے والا بند اور بدلتی ہوئی سیاسی صورتِ حال نے ماحول کو مزید گرم کر دیا ہے۔ تھانہ اقتصادی جرائم شاخ نے سال 2025 میں درج ایک مبینہ دھوکہ دہی کے مقدمہ میں ولاس پاٹل کو دیر شب حراست میں لیا۔ الزام ہے کہ مکان فراہم کرنے کے نام پر متعدد افراد سے رقوم حاصل کر کے فراڈ کیا گیا۔ ہفتہ کے روز انہیں بھیونڈی کی عدالت میں پیش کیا گیا جہاں عدالت نے 18 فروری تک چار روزہ پولیس ریمانڈ منظور کیا۔ اب 16 فروری کو عدالت میں اس درخواست پر سماعت ہوگی جس میں پاٹل کی جانب سے مہاپور کے انتخاب کے لیے کاغذاتِ نامزدگی داخل کرنے کی غرض سے پولیس ریمانڈ کے دوران ہی بھیونڈی کارپوریشن جانے کی اجازت طلب کی گئی ہے۔ قانونی ماہرین کے مطابق یہ سماعت نہایت اہمیت کی حامل ہے کیونکہ اگر اجازت مل جاتی ہے تو وہ انتخابی عمل میں باقاعدہ حصہ لے سکیں گے۔ دفاعی فریق کا کہنا ہے کہ ایک دیوانی نوعیت کے تنازع کو فوجداری رنگ دیا گیا ہے۔ وکیل نارائن ائیر کے مطابق سال 2021 میں نظام پورہ تھانہ میں تحریری شکایت درج کی گئی تھی اور معاملہ اقتصادی جرائم شاخ کے سپرد کیا گیا تھا۔ تحقیقاتی رپورٹ میں اسے دیوانی تنازع قرار دیا گیا۔ مدعی نے بھیونڈی کی عدالت میں چھ دیوانی مقدمات بھی دائر کیے تھے اور 2021 میں عدالت نے اسے دیوانی معاملہ تسلیم کرتے ہوئے خارج کر دیا تھا۔ تاہم 2025 میں اسی مقدمہ میں دوبارہ درخواست دے کر سابق مہاپور کا نام شامل کیا گیا۔ دفاع کا مؤقف ہے کہ انتخاب سے قبل کی گئی یہ کارروائی سیاسی دباؤ کا نتیجہ ہے۔ گرفتاری کے خلاف شیو سینا (شندے گروپ) کے ارکانِ بلدیہ نے شہر کے مختلف علاقوں میں بند کی اپیل کی۔ رکن بلدیہ بالارام چودھری کے مطابق ان کے گروپ کے 12 ارکان نے اپنے اپنے حلقوں میں تاجروں سے رابطہ کر کے پُرامن انداز میں کاروبار بند کرایا۔ کلیان روڈ سے سائی بابا مندر کے علاقہ تک متعدد بازار بند رہے۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ صورتِ حال قابو میں ہے اور امن و امان برقرار رکھنے کے لیے نگرانی سخت کر دی گئی ہے۔ ارکانِ بلدیہ کا کہنا ہے کہ ان کے قائد اور ریاست کے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شنڈے کا واضح پیغام ہے کہ کسی بھی عوامی نمائندے کے ساتھ ناانصافی برداشت نہیں کی جائے گی۔ سیاسی ذرائع کے مطابق حکمراں اتحاد میں یہ طے پایا ہے کہ جس فریق کے ارکانِ بلدیہ کی تعداد زیادہ ہوگی، اسی کا مہاپور منتخب کیا جائے گا۔ ولاس پاٹل کی کونارک وکاس آغاڑی کے چار ارکان ہیں جس کے باعث انہیں اقتدار سازی میں ’کنگ میکر‘ کی حیثیت حاصل تھی۔ یہ بھی قیاس آرائیاں تھیں کہ ان کی حمایت شیوسینا کو حاصل ہوسکتی ہے۔ چند روز قبل بھارتیہ جنتا پارٹی کے رکن اسمبلی مہیش چوگلے کے ساتھ ان کا عوامی تنازع بھی سیاسی حلقوں میں موضوعِ بحث بنا تھا۔ اہم تاریخوں میں 16 فروری کی سماعت فیصلہ کن مانی جارہی ہے جس میں عدالت یہ طے کرے گی کہ آیا پاٹل کو کاغذاتِ نامزدگی داخل کرنے کی اجازت ملتی ہے یا نہیں۔ 18 فروری کو پولیس ریمانڈ کی مدت مکمل ہوگی جبکہ 20 فروری کو بھیونڈی میونسپل کارپوریشن میں مہاپور کا انتخاب منعقد ہوگا۔ موجودہ حالات میں 16 فروری کی سماعت پورے معاملہ کا اہم موڑ ثابت ہوسکتی ہے۔ اگر اجازت ملتی ہے تو مقابلہ مزید دلچسپ ہوسکتا ہے، بصورت دیگر سیاسی نقشہ مکمل طور پر تبدیل ہوسکتا ہے۔ بھیونڈی کی سیاست اس وقت نہایت حساس مرحلہ سے گزر رہی ہے اور 20 فروری کا انتخاب مقامی ہی نہیں بلکہ ریاستی سیاست کے لیے بھی اہم اشارے دے سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆

کینسر کے مریض تیزی سے بڑھ رہے ہیں، بیدار رہنے کی ضرورت ہے: ڈاکٹر اسمرتی سریواستو

انجمن مسلم انافنڈ فتح پور کے زیر اہتمام مفت ہیلتھ چیک اپ کیمپ

بارہ بنکی (ابوشحمہ انصاری) ہند ہارٹ انسٹی ٹیوٹ، ہند اسپتال بارہ بنکی اور انجمن مسلم انافنڈ فتح پور کے مشترکہ زیر اہتمام ایک مفت دل کی صحت اور آنکھوں کی صحت کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ دل کی مرض والے تقریباً 120 مریضوں اور آنکھوں کی مرض والے 67 مریضوں نے مفت چیک اپ اور مشاورت حاصل کی۔ بلڈ شوگر، ای سی جی اور دیگر ضروری ٹیسٹ کیے گئے اور ماہر ڈاکٹروں کی طرف سے مشاورت فراہم کی گئی۔ کیمپ کا افتتاح تحصیل فتح پور کے سینئر فزیشین ڈاکٹر جمال الدین نے کیا۔ اس مفت چیک اپ کیمپ میں ڈاکٹر پنکج کمار سریواستو نے کہا کہ آج کی تیز رفتار زندگی میں لوگ اپنی صحت کے بارے میں ہوش میں نہیں رہتے جس کے نتیجے میں بعد میں زندگی میں سنگین بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ ایسے ہیلتھ کیمپ معاشرے کے لیے انتہائی مفید ہیں۔ ہند ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کے سینئر کارڈیالوجسٹ ڈاکٹر پنکج کمار سریواستو نے اپنے خطاب میں کہا کہ ایک وقت تھا جب دل کے دورے کو بوڑھوں کی بیماری سمجھا جاتا تھا لیکن آج 25 سے 30 سال کی عمر کے نوجوان بھی اس کا شکار ہو رہے ہیں۔ ہندوستان کی نوجوان نسل تیزی سے دل کی بیماریوں کا شکار ہو رہی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ فاسٹ فوڈ، فاسد طرز زندگی، تناؤ، کھانے کی ناقص عادات، ذیابیطس، موٹاپا، ہائی بلڈ پریشر اور ہائی برا کولیسٹرول دل کے دورے کی بڑی وجوہات ہیں۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ ہر ایک کو روزانہ کم ازکم 45 منٹ ورزش کرنی چاہیے یا صبح کی سیر کرنی چاہیے۔ آنکولوجسٹ ڈاکٹر اسمرتی سریواستو نے کہا کہ نمک اور تیل کی مقدار کو کم کرنا چاہیے اور زیادہ چکنائی والے اور مسالہ دار کھانوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔ انہوں نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ ملک میں ذیابیطیز، امراض قلب اور کینسر کے کیسیز تیزی سے بڑھ رہے ہیں جس سے لوگوں کو بیدار رہنے کی ضرورت ہے۔ صحافی رضوان منیر نے کہا کہ بے لوث خدمت ہی حقیقی سماجی خدمت ہے۔ مجھے جب بھی موقع ملے گا میں اپنا تعاون دینے کی کوشش کرونگا۔ انجمن مسلم آنہ فنڈ کے سکریٹری ایڈوکیٹ احمد سعید حرف نے پروگرام کی نظامت کرتے ہوئے کہا کہ امراض قلب کے بارے میں بیداری بہت ضروری ہے۔ بروقت تشخیص اور علاج سے سنگین بیماریوں سے بچا جاسکتا ہے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ بیداری کے لیے مستقبل میں بھی اسی طرح کے ہیلتھ کیمپ کا انعقاد کیا جائے گا۔ اس مفت صحت کیمپ کے مہمان خصوصی سینئر ڈاکٹر اور سماجی کارکن سابق چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر ثمر سنگھ کے بدست ڈاکٹر پنکج کمار سریواستو، ڈاکٹر اسمرتی سریواستو، ڈاکٹر راہول ورما، ڈاکٹر اعظم علی انصاری، ڈاکٹر عطاالرحمن اور ڈاکٹر رچنا راجونشی کو مفت صحت کی خدمات فراہم کرانے پر انجمن مسلم انافنڈ کی جانب سے اعزاز سے نوازا گیا۔ ماسٹر ٹرینر اور حج کمیٹی کے رکن قاسم صدیقی نے بھی بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ اس کیمپ کو کامیاب بنانے کے لیے رضوان منیر، نسیم گڈو، محمد اسلم ایڈوکیٹ، محمد خالد، محمد سہیل، رضوان منیر، محمد عاقل راجہ اور ڈاکٹر اعظم علی، ڈاکٹر عطاالرحمن، ڈاکٹر رچنا راجونشی، ڈاکٹر راہول ورما فزیشن، ہند اسپتال کے پی آر او پنکج سنہا، برجیش راوی، علی اور راحیل نے خصوصی شرکت کی۔ آخر میں ایڈوکیٹ احمد سعید ہرف نے تمام ڈاکٹرز اور میڈیکل ٹیم کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔

اپنے لئے تو سب جیتے ہیں لیکن قوم وملت کیلئے جینا بڑی بات ہے: مفتی اسماعیل

جمعیتہ علماء مالیگاؤں کے جنرل سیکرٹری عبدالمالک سیٹھ بکراوالا کی وفات پر جمعیت دفتر پر تعزیتی نشست کا انعقاد

مالیگاؤں ۱۴ر فروری (انصاری احسان الرحیم): جمعیتہ علماء مالیگاؤں مدنی روڈ کے جنرل سکریٹری عبدالمالک سیٹھ بکراوالا کے انتقال پر ملال پر 13 فروری بروز جمعہ کو دفتر پر اہل خانہ متعلقین واحباب جمعیت کو تسلی پیش کرنے کیلئے ایک تعزیتی نشست کا انعقاد عمل میں آیا اس نشست سے خطاب کرتے ہوئے اپنے صدارتی خطبے میں مفتی اسماعیل قاسمی نے کہا کہ ”عبدالمالک سیٹھ بکرا والا ایک مرد مجاہد تھے جمعیت کے پلیٹ فارم سے انہوں نے جسطرح بے لوث خدمات انجام دی وقابل رشک اور قابل تقلید ہے، اپنے لئے تو سبھی جیتے ہیں لیکن قوم وملت کیلئے جینا بڑی بات ہے مرحوم بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے جمعیت سے انکی والہانہ وابستگی ایسی تھی کہ کوئی دن ایسا نہیں جاتا تھا جب وہ دفتر پر نہ آیا کرتے تھے“ اس سے قبل جمعیتہ علماء سلیمانی چوک کے صدر مولانا آصف شعبان نے اپنے تعزیتی کلمات میں کہا کہ ”عبدالمالک سیٹھ نے جمعیتہ علماء جیسے ادارے میں رہ کر بے داغ زندگی گزاری ان کی خدمات اظہر من الشمس ہے جب بھی پورے ملک میں مسلمانوں پر حالات آئے وہ مظلوموں کی دادرسی کیلئے صف اول میں کھڑے نظر آئے موصوف کی خدمات ہمارے لئے مشعل راہ ہے“ جماعت اسلامی کے مقامی امیر شاہد فیس نے کہا کہ ”ان کے اندر بیباکی اتم درجہ موجود تھی، وہ قوم ملت کی بے لوث خدمت کر کے گزر گئے“ اس کے علاوہ اس تعزیتی نشست میں مفتی عامر یاسین ملی، مفتی نعیم، مولانا انیس الرحمن قاسمی، مولانا عمران اسجد ندوی و دیگر احباب نے اہل خانہ متعلقین اور احباب جمعیت کو تعزیت پیش کی اور مرحوم کے بیش قیمتی خدمات کی سراہنا کی، نشست کا اختتام صدر مجلس مفتی اسماعیل قاسمی کی دعا پر ہوا اس میٹنگ میں حاجی محمد مکی سیٹھ سمیت جمعیتہ علماء مالیگاؤں کے سبھی حلقوں کے ذمہ داران وعہدیداران سمیت دیگر احباب بڑی تعداد میں موجود رہے اسطرح کی تحریری پریس نوٹ جمعیتہ علماء مالیگاؤں کے شعبہ نشر و اشاعت کمیٹی کے صدر انصاری احسان الرحیم نے بغرض اشاعت روانہ کی۔

عامر خان پروڈکشن کا ویلنٹائن ڈے گفٹ: ’’ایک دن‘‘ کا پوسٹر جاری

ممبئی: ۱۴ر فروری (ایم ملک) ’ایک دن‘ ایک رومانوی اور جادوئی محبت کی کہانی کا وعدہ کرتا ہے جس میں سائی پلاوی اور جنید خان کی شاندار کیمسٹری شامل ہے۔ مزید برآں، یہ فلم افسانوی فلم سازوں عامر خان اور منصور خان کے دوبارہ اتحاد کی نشاندہی کرتی ہے، جو جو جیتا وہی سکندر اور جانے تو۔ یا جانے نا جیسے کلٹ کلاسک کے لیے مشہور ہیں۔ عامر خان اور منصور خان کی سپر ہٹ جوڑی، جنہوں نے ہمیں قیامت سے قیامت تک اور جانے تو۔ یا جانے نا جیسی کلاسک دی، ایک پیاری محبت کی کہانی کے ساتھ واپس آ گئی ہے۔ جنید خان اور سائی پلاوی نے اداکاری کی، ایک دن ایک نرم اور جادوئی رومانس ہے جو جذبات اور رشتوں کی سادگی کو مناتا ہے۔ ٹیزر ریلیز نے سامعین کو اس جادوئی محبت کی کہانی کی جھلک دی ہے۔ جنید خان کا دلکش اناڑی پن اور شرم وحیا سائی پلوی کی سادگی اور تابناکی کی مکمل تکمیل کرتی ہے۔ پرستار اسکرین پر محبت کی اس نئی اور تروتازہ تصویر کو دیکھنے کے لیے اور بھی پرجوش ہیں۔ ویلنٹائن ڈے کے خاص موقع پر عامر خان پروڈکشن نے ’ایک دن‘ کا نیا پوسٹر شیئر کیا ہے۔ پوسٹر ایک میٹھے اور پرسکون لمحے کی تصویر کشی کرتا ہے: جنید اور سائی ایک پرسکون سپر مارکیٹ میں ایک دوسرے کے سامنے کھڑے ہیں، سائی نے ایک مفن پکڑا ہوا ہے جس پر ایک موم بتی جل رہی ہے۔ یہ چھوٹا لیکن دل دہلا دینے والا لمحہ اس نرم اور پیاری محبت کی کہانی کی جھلک دیتا ہے جو فلم کا دل ہے۔ ”ایک دن“ ایک طویل عرصے کے بعد عامر خان اور ڈائریکٹر پروڈیوسر منصور خان کی مشہور جوڑی کی واپسی کا نشان ہے۔ یہ جوڑی اس سے قبل ”قیامت سے قیامت تک“، ”جو جیتا وہی سکندر“، ”اکیلے ہم اکیلے تم“ اور ”جانے تو۔ یا جانے نا“ جیسی یادگار فلمیں دے چکی ہے۔ اب، وہ ایک بار پھر رومانوی محبت کی کہانی کے لیے اکٹھے ہوئے ہیں، جو اس فلم کو دیکھنے کی ایک بڑی وجہ بن گئی ہے۔ اس ری یونین نے فلم کی مزید جھلکوں کے لیے جوش وخروش کو مزید بڑھا دیا ہے۔ عامر خان پروڈکشن کے بینر تلے بننے والی اس فلم میں سائی پلاوی اور جنید خان مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں۔ سنیل پانڈے کی ہدایت کاری میں بننے والی اس فلم کو عامر خان، منصور خان اور اپرنا پروہت نے پروڈیوس کیا ہے۔

بسواکلیان میں ادب وسخن کی خوشبو: کرناٹک اردو اکادمی کے زیرِ اہتمام آج عظیم الشان محفلِ مشاعرہ

کنوینر محمد امین الدین (محمد امین نواز) کی قیادت میں ادبی محفل کی تیاریاں مکمل

بسواکلیان۔ 14 / فروری۔ ادب نواز حلقوں کے لیے ایک مسرت افزا خبر یہ ہے کہ کرناٹک اردو اکادمی، حکومتِ کرناٹک کے زیرِ اہتمام شہر بسواکلیان میں ایک شاندار اور یادگار ”محفلِ مشاعرہ“ کا انعقاد کیا جارہا ہے، جس میں مختلف علاقوں سے ممتاز شعراء اپنی شعری تخلیقات اور فکری جہات کے ساتھ سامعین و ناظرین کو محظوظ کریں گے۔ اس عظیم ادبی پروگرام کے کنوینر محمد امین الدین (محمد امین نواز) ہیں، جن کی نگرانی اور فعال کردار کے باعث اس مشاعرہ کی تیاریاں زور وشور سے جاری ہیں اور ادبی حلقوں میں غیر معمولی جوش وخروش پایا جارہا ہے۔ یہ ادبی تقریب نہ صرف اردو زبان و ادب کی ترویج و اشاعت کا اہم ذریعہ ثابت ہوگی بلکہ اہلِ ذوق کے لیے ایک روح پرور اور فکری نشست کا درجہ بھی رکھتی ہے۔ اس بامقصد ادبی مشاعرہ کی سرپرستی معزز شخصیات کی نگرانی میں کی جارہی ہے، جب کہ کرناٹک اردو اکادمی کے چیئرمین مولانا محمد علی قاضی کی قیادت میں اردو زبان کے فروغ اور ادبی سرگرمیوں کے تسلسل کو نئی جہت دینے کی کوششیں قابل تحسین ہیں۔ محفلِ مشاعرہ میں مختلف علاقوں سے آئے ہوئے نامور شعراء اپنے منفرد اسلوب، فکری گہرائی اور شعری لطافت کے ذریعے سامعین کے دلوں میں ادب کی تازہ روح پھونکیں گے۔ منتظمین کے مطابق اس محفل میں معروف شعرا جیسے سردار سلیم حیدرآباد، سید وحید پاشاہ قادری حیدرآباد، شریف احمد شریف بلگام، فرزانہ فرح بھٹکل، احمد باشاہ ساگر بلگام، میر بیدری بیدر، ڈاکٹر رفیق سودا کر یادگیر، شکیل ظہیر آبادی، صادق کرمانی گلبرگہ، سید مختار احمد دکنی گلبرگہ، مقیم باگ بسواکلیان، مسرور نظامی بسواکلیان، محمد مصطفیٰ عادل چٹگوپہ، حامد سلیم بیدر اور خادم اظہر یادگیر شرکت کریں گے۔ یہ محفل اردو شاعری کے متنوع رنگوں کو ایک ہی اسٹیج پر پیش کرنے کا حسین موقع فراہم کرے گی۔ یہ ادبی نشست بروز اتوار، 15 فروری 2026ء، شب 8:30 بجے حضرت شیرِ سوار بیت المال ٹرسٹ، نزد درگاہ، بسواکلیان میں منعقد ہوگی۔ پروگرام کے میزبان اور ذمہ داران نے اہلِ شہر، ادب دوست احباب، طلبہ، اساتذہ اور شعر وادب سے دلچسپی رکھنے والے تمام افراد سے پرخلوص گزارش کی ہے کہ اس یادگار محفل میں بھرپور شرکت کر کے نہ صرف شعراء کی حوصلہ افزائی کریں بلکہ اردو ادب کے فروغ میں اپنا عملی حصہ بھی ادا کریں۔

☆☆☆☆☆

صمدیہ کالج بھیونڈی میں ایران کلچرل ہاؤس ممبئی کے اشتراک سے سیرت النبی کانفرنس

بھیونڈی ۱۴ر فروری (شارف انصاری):- بھیونڈی ویورس ایجوکیشن سوسائٹی کے زیرِ اہتمام چل رہے صمدیہ کالج آف آرٹس اینڈ کامرس، بھیونڈی میں ایران کلچرل ہاؤس ممبئی کے اشتراک سے 9 فروری 2026 بروز پیر ایک باوقار سیرت النبی ﷺ کانفرنس منعقد کی گئی۔ یونس صمد آڈیٹوریم میں منعقدہ اس روحانی وفکری نشست میں اساتذہ، طلبہ اور معزز شہریوں کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔ تقریب کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے کیا گیا جبکہ نعتِ رسولِ مقبول ﷺ پیش کر کے محفل کو عشقِ مصطفیٰ ﷺ کے رنگ میں رنگ دیا گیا۔ صمدیہ کالج کے پرنسپل ڈاکٹر محمد عارف انصاری نے مہمانانِ گرامی کا پرتپاک استقبال کرتے ہوئے شال پوشی، گلدستے اور تحائف پیش کیے۔ کانفرنس کی صدارت ناظمِ ضلع تھانہ جماعت اسلامی ہند مولانا اوصاف احمد فلاحی نے فرمائی جبکہ ایران کلچرل ہاؤس ممبئی کے ڈائریکٹر جناب محمد رضا فضل بطور مہمانِ خصوصی شریک ہوئے۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ سیرتِ طیبہ پوری انسانیت کے لیے رہنمائی کا سرچشمہ ہے اور حضور اکرم ﷺ کی تعلیمات امن، عدل اور بھائی چارے کا عالمی پیغام دیتی ہیں۔ انہوں نے نوجوان نسل کو سیرتِ نبوی ﷺ کو اپنی عملی زندگی کا حصہ بنانے کی تلقین کی۔ معزز مقررین مولانا احمد اللہ سلفی اور مولانا اختر سلطان اصلاحی نے اپنے خطابات میں سیرتِ رسول ﷺ کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہوئے اسے مکمل ضابطۂ حیات قرار دیا اور حاضرین کو تعلیماتِ نبوی ﷺ پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دی۔ صدارتی خطاب میں مولانا اوصاف فلاحی نے سیرتِ نبوی ﷺ کی عصری اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے طلبہ کو اسوۂ رسول ﷺ کو اپنی شخصیت سازی کا بنیادی ذریعہ بنانے کا پیغام دیا۔ تقریب میں بھیونڈی ویورس ایجوکیشن سوسائٹی کے اعزازی سکریٹری ایڈوکیٹ خیف نیاز مومن، نائب صدور ڈاکٹر عبدالروف مومن اور ایڈوکیٹ نیاز مومن، خازن ڈاکٹر انیس مومن، جوائنٹ سکریٹری سبحان سکندر انصاری، سراج احمد مومن، رابعہ گرلز ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج کے چیئرمین یوسف رمضان مومن سمیت متعدد سماجی و تعلیمی شخصیات، اساتذہ، طلبہ اور میڈیا نمائندگان نے شرکت کی۔ پروگرام کی نظامت کالج کے اسسٹنٹ پروفیسر اُردو جلیس احمد شیخ نے خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ اختتام پر شرکاء نے اس کانفرنس کو علمی و روحانی اعتبار سے ایک کامیاب اور یادگار نشست قرار دیا جو عشقِ رسول ﷺ کے جذبے کو تازگی دینے اور اخلاقِ مصطفوی ﷺ کو فروغ دینے کا مؤثر ذریعہ ثابت ہوئی۔

کلائنجر خواتین کے حق کی رقم کو پیشگی دینے کا خیر مقدم، دراوڑ ماڈل گورننس میں ایک اور تاج کا اضافہ ہوگیا ہے: پروفیسر قادر محی الدین

چنئی: ۱۴ر فروری (پریس ریلیز)۔ انڈین یونین مسلم لیگ (آئی یو ایم ایل) کے قومی صدر پروفیسر کے ایم قادر محی الدین نے اپنے جاری کردہ اخباری بیان میں تمل ناڈو وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ کلائنجر خواتین کے حق کی رقم کو پیشگی دینے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ان کا یہ اقدام تمل ناڈو میں دراوڈر ماڈل گڈ گورننس میں ایک اور تاج کا اضافہ ہوا ہے۔ گڈ گورننس کے دراوڑی ماڈل کی سنہری حکمرانی، جو تمل ناڈو میں مقبول ہو رہی ہے، عزت مآب تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن کی قیادت میں جاری رہے۔ وزیر اعلیٰ ایم کے سٹالن نے دراوڑی ماڈل 2 میں 2000 روپئے کلائنجر خواتین حق کی رقم کو بڑھا کر کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ کلائنجر ویمنز رائٹ اسکیم کے 31.1 کروڑ استفادہ کنندگان کو جمعہ کی صبح 5000۔ روپے 3000 بطور (پیشگی 3 ماہ) روپے۔ 2000 موسم گرما کے خصوصی پیکج کے طور پر بینک اکاؤنٹ میں منتقل کیا گیا ہے۔ مذکورہ رقم کو الیکشن کا حوالہ دے کر 3 ماہ کے لیے منجمد کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ تمل ناڈو میں خاندانوں کے سربراہوں کو درپیش سماجی اور معاشی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے، وڈیل ٹریول اسکیم مئی 2021 سے لاگو کی گئی تھی۔ اس کی وجہ سے تامل ناڈو بھر میں سٹی بسوں میں کام کرنے والی 50 لاکھ سے زیادہ خواتین روزانہ سفر کرتی ہیں اور اوسطاً 50 لاکھ روپے کا فائدہ اٹھاتی ہیں۔ اس کے علاوہ کلائنجر ویمنز رائٹ اسکیم، جو کہ ماہانہ 1000 ماہانہ۔ روپے فراہم کرتی ہے۔ تمام اہل خاندانوں کے سربراہوں کو ماہانہ 1000، روپئے فراہم کرنے کی اسکیم 15 ستمبر 2023 سے آغاز ہوئی تھی۔ تمل ناڈو اسمبلی کے انتخابات قریب آنے کے ساتھ ہی انتخابی ضابطہ اخلاق کی وجہ سے خواتین کی امداد کی ادائیگی کا عمل متاثر ہونے کا خدشہ تھا اور اس کی وجہ سے خاندانوں کے سربراہوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا اور اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اسکولوں اور کالجوں میں گرمیوں میں چھٹیاں ہوتی ہیں اور خاندانی اخراجات میں اضافہ ہوتا ہے، اس لیے 2000 روپے کا خصوصی فنڈ وزیر اعلیٰ کی جانب سے مختص کیا گیا ہے۔ جس کے تحت بینک میں ہر خاندان کو 5000 روپے پیشگی ادا کر دیے گئے ہیں اور تمل ناڈو وزیر اعلیٰ نے ویڈیو کے ذریعے اس خوشخبری کے اعلان نے سب کے دلوں میں خوشی کی لہر دوڑائی ہے۔ انڈین یونین مسلم لیگ عزت مآب وزیر اعلیٰ کے سماجی انصاف کے وژن اور صنفی مساوات کے لیے اقدامات کا تہہ دل سے خیر مقدم کرتی ہے۔

رمضان المبارک کی تیاریوں کے سلسلے میں اہم اجلاس

بھیونڈی: ۱۴ر فروری (شارف انصاری):- بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کے ایڈمنسٹریٹر و میونسپل کمشنر انمول شاگر نے 12 فروری 2026 کو نئی انتظامی عمارت کی تیسری منزل پر واقع کانفرنس ہال میں آنے والے رمضان المبارک کے پیشِ نظر مختلف سرکاری ایجنسیوں اور محکموں کے ساتھ ایک اہم اجلاس کی صدارت کی۔ اجلاس میں رمضان کے دوران بازاروں میں صفائی، ٹریفک ونقل وحمل، سکیورٹی، پانی کی فراہمی، ہجوم کے نظم ونسق اور ہاکروں و دکانداروں کو مناسب جگہ فراہم کرنے جیسے اہم امور پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ میونسپل کمشنر نے محکمۂ صحت اور صفائی کو ہدایت دی کہ رمضان المبارک کے دوران شہر میں صفائی ستھرائی کا خاص خیال رکھا جائے۔ افطار کے بعد فوری طور پر کچرے کی منتقلی، کچرے کے ڈبوں کی تعداد میں اضافہ، روزانہ صفائی، ہوٹلوں اور ریستورانوں کے ساتھ تال میل کے ذریعے گہری صفائی، دن میں دو مرتبہ کچرے کے ڈھیروں کی صفائی اور گھنٹہ اواڑی میں روزانہ دو چکر لگانے جیسی ہدایات جاری کی گئیں۔ اس کے علاوہ صاف پانی کی دستیابی کو یقینی بنانے پر بھی زور دیا گیا۔ محکمۂ ٹرانسپورٹ کو ہدایت دی گئی کہ ہجوم کے بہتر انتظام کے لیے خصوصی منصوبہ تیار کیا جائے اور دکانداروں کے لیے مخصوص مقامات کی نشاندہی کی جائے۔ مقامی نمائندوں کو بھی اس عمل میں شامل کرنے کا مشورہ دیا گیا۔

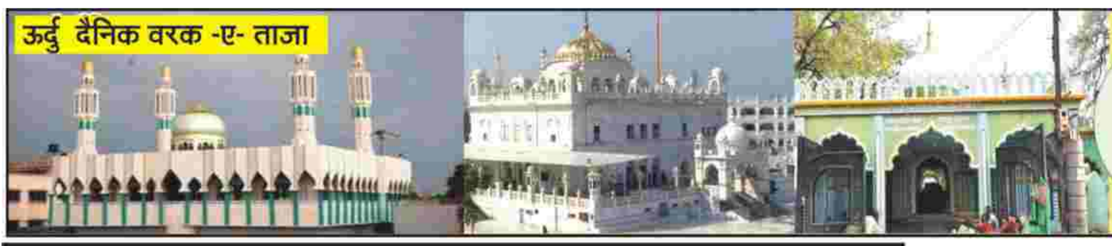

سنگین جرائم میں مفرور ملزم ورنگل (تلنگانہ) سے گرفتار

ناندیڑ پولیس کی خفیہ کارروائی، اینٹی ایکسٹورشن اسکواڈ کی بڑی کامیابی

ناندیڑ: 14/ فروری (ورق تازہ نیوز) سنگین جرائم میں ملوث اور طویل عرصہ سے مفرور چل رہے ایک ملزم کو ناندیڑ پولیس کی مقامی کرائم برانچ کے اینٹی ایکسٹورشن اسکواڈ نے تلنگانہ کے شہر Warangal سے گرفتار کر لیا۔ اس کارروائی کو پولیس کی اہم کامیابی قرار دیا جا رہا ہے۔ پولیس کے مطابق ملزم سورج سنگھ عرف سورج جگجت سنگھ گاڑیوالے (عمر 25 سال)، ساکن سمرت نگر، دتہ نگر، ناندیڑ، کے خلاف ناندیڑ، ہنگولی اور کرناٹک ریاست کے ضلع بیدر (بسواکلیان) سمیت مختلف مقامات پر قتل، اغوابرائے تاوان، غیر قانونی اسلحہ رکھنے، فساد اور جوا کھیلنے جیسے سنگین جرائم درج ہیں۔ ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن میں اس کے خلاف متعدد دفعات کے تحت مقدمات قائم ہیں۔ ذرائع کے مطابق پولیس کو خفیہ اطلاع ملی تھی کہ مذکورہ ملزم اپنی شناخت چھپا کر تلنگانہ کے ورنگل شہر میں ایک لڑکی سے منگنی کرنے کی غرض سے سردار رویندر سنگھ پجاری کے مکان میں مقیم ہے۔ اطلاع ملتے ہی مقامی کرائم برانچ کے پولیس انسپکٹر اُدے کھنڈیرائے کی قیادت میں اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر وِٹھل گھوگرے اور اینٹی ایکسٹورشن اسکواڈ کی ٹیم نے اعلیٰ حکام کی اجازت سے ورنگل میں جال بچھایا۔ مناسب حکمتِ عملی کے تحت مکان پر چھاپہ مارا گیا جہاں سے ملزم سورج گاڑیوالے کو گرفتار کرکے تحویل میں لے لیا گیا۔ بعدازاں اسے مزید تفتیش کے لیے پولیس اسٹیشن ناندیڑ دیہی میں پیش کیا گیا۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ اویناش کمار، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ارچنا پاٹل (بھوکر) اور ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سورج گرو کی رہنمائی میں انجام دی گئی۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ نے اس کامیاب کارروائی پر متعلقہ افسران اور عملے کی ستائش کی ہے۔ پولیس کے مطابق مزید تفتیش جاری ہے اور دیگر پہلوؤں کی بھی جانچ کی جا رہی ہے۔

عوامی مقام پر خاتون کو ہراساں کرنے والا ملزم

24 گھنٹوں کے اندر عدالت میں چارج شیٹ کیساتھ پیش

ناندیڑ: (راست) ناندیڑ کے بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن کی حدود میں ایک خاتون کو عوامی مقام پر ہراساں کرنے اور امن عامہ میں خلل ڈالنے والے ملزم کو پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے حراست میں لے لیا اور 24 گھنٹوں کے اندر معزز عدالت میں چارج شیٹ داخل کر دی۔ پولیس کے مطابق شکایت کنندہ خاتون نے خود پولیس اسٹیشن حاضر ہوکر تحریری شکایت درج کروائی، جس کی بنیاد پر مقدمہ نمبر 2026/79 تعزیراتِ ہند (BNS) کی دفعات 78، 79، 115(2) اور 351(3) کے تحت 12 فروری 2026 کو درج کیا گیا۔

ملزم کی شناخت ناگیش آنند راؤ دوبے (عمر 34 سال)، ساکن گنیش نگر، ناندیڑ، پیشہ پرائیویٹ ڈرائیور کے طور پر ہوئی ہے۔ شکایت کے مطابق ملزم نے خاتون کو نازیبا جملے کہتے ہوئے ”تم مجھے پسند ہو، تم بہت خوبصورت لگتی ہو، ہم دونوں گھومنے چلیں“ جیسے الفاظ استعمال کیے اور برے ارادے سے اشارے کیے۔ خاتون کی عدم رضامندی کے باوجود اس کا پیچھا کیا، دھکا مکی کی اور بات نہ کرنے پر جان سے مارنے کی دھمکی دی۔

یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ Avinash Kumar کی رہنمائی میں انجام دی گئی۔ ان کے ساتھ ایڈیشنل ایس پی ارچنا پاٹل، ایڈیشنل ایس پی سورج گرو، اور سب ڈویژنل پولیس آفیسر رامیشور ویجنے کی نگرانی شامل رہی۔ تفتیشی عمل میں پی ایس آئی سنتوش تامبے، پی ایس آئی سچن سونونے، ہیڈ کانسٹیبل سیتا کیلا گندرے اور دیگر عملہ شامل تھا۔

پولیس نے ملزم کو فوری طور پر گرفتار کر کے جائے وقوعہ کا پنچنامہ کیا، گواہوں کے بیانات قلمبند کیے اور 24 گھنٹوں کے اندر عدالت میں چارج شیٹ داخل کی۔ اس معاملے کا عدالتی کیس نمبر 2026/423 مورخہ 13 فروری 2026 درج کیا گیا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ نے کامیاب اور بروقت کارروائی انجام دینے والی ٹیم کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ خواتین کے خلاف جرائم پر سخت اور فوری کارروائی جاری رہے گی۔

مسائل سے دوچار اور متاثرہ خواتین کے لیے

16 فروری کو ’خواتین لوک شاہی دن‘ کا انعقاد

ناندیڑ: 14/فروری (ورق تازہ نیوز) مسائل سے دوچار اور متاثرہ خواتین کی شکایات کے ازالے کے لیے پیر 16 فروری 2026 کو ”خواتین لوک شاہی دن“ منعقد کیا جا رہا ہے۔ ضلع سطحی خواتین لوک شاہی دن کمیٹی کے صدر و ضلع کلکٹر ناندیڑ اور رکنِ سیکریٹری و ضلع خواتین و اطفال ترقی افسر ناندیڑ نے متاثرہ خواتین سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنی درخواستیں مقررہ نمونے میں جمع کرائیں تاکہ ان کے مسائل پر بروقت غور کیا جا سکے۔ واضح رہے کہ ہر ماہ کے تیسرے پیر کو ضلع سطح پر خواتین لوک شاہی دن منعقد کیا جاتا ہے۔ اسی سلسلے میں 16 فروری 2026 بروز پیر صبح 11 بجے ضلع کلکٹر ناندیڑ کی صدارت میں ریونیو پربودھنی تربیتی مرکز، ایس بی آئی اے ٹی ایم کے پیچھے، ضلع کلکٹر دفتر احاطہ، ناندیڑ میں اس پروگرام کا انعقاد ہوگا۔ متعلقہ کمیٹی کے اراکین اور حکومتی فیصلے میں مذکورہ متعلقہ محکموں کے افسران سے بھی شرکت کی اپیل کی گئی ہے تاکہ خواتین کی شکایات اور مسائل کا مؤثر انداز میں ازالہ کیا جا سکے۔

ناندیڑ میں ڈکیتی، شدید مار پیٹ، چوری، اسلحہ اور فراڈ کے متعدد مقدمات درج

ناندیڑ (ورق تازہ نیوز): ضلع ناندیڑ کے مختلف پولیس تھانوں کی حدود میں ڈکیتی، شدید مار پیٹ، چوری، غیر قانونی اسلحہ رکھنے، مویشیوں کی غیر قانونی نقل و حمل اور سرکاری فراڈ کے متعدد واقعات درج کیے گئے ہیں۔ یہ کارروائیاں مہاراشٹر پولس کے تحت عمل میں لائی گئیں۔

جبری چھین جھپٹ کا واقعہ – بھاگیہ نگر: 9 فروری 2026 کو صبح تقریباً 6:30 بجے نرہر نگر، چھترپتی چوک، ناندیڑ میں نامعلوم ملزم نے خاتون کے گلے سے 65 ہزار روپے مالیت کا سونے کا منگل سوتر زبردستی چھین لیا۔ شکایت کنندہ کا نتابائی بھگوان راو؟ شندے (عمر 50 سال) کی رپورٹ پر تھانہ بھاگیہ نگر میں مقدمہ نمبر 2026/87 دفعہ 309(4) بی این ایس 2023 کے تحت درج کر کے تفتیش شروع کر دی گئی ہے۔

شدید مار پیٹ کے دو متضاد مقدمات — رام تیرتھ: 12 فروری 2026 کو نرسی چوک، پانڈورنگ ہارڈ ویئر دکان، تعلقہ نائگاو؟ میں پرانی دشمنی کے سبب دو گروہوں کے درمیان پرتشدد جھڑپ پیش آئی۔

پہلا مقدمہ: رویندرا شیواجی بھلوندے (عمر 47 سال) کی شکایت پر چھ ملزمان کے خلاف غیر قانونی مجمع، گالم گلوچ، لاٹھی، راڈ اور کوئیتا سے حملہ کر کے فریکچر کرنے اور جان سے مارنے کی دھمکی دینے کے الزام میں مقدمہ نمبر 2026/20 درج کیا گیا ہے۔

دوسرا مقدمہ (کراس کیس): گجیندر پانڈورنگ بھلوندے (عمر 45 سال) کی شکایت پر دوسرے فریق کے خلاف دکان میں گھس کر لاٹھی اور لوہے کی راڈ سے حملہ کر کے زخمی کرنے کا مقدمہ نمبر 2026/21 درج کیا گیا ہے۔ دونوں معاملات کی تفتیش جاری ہے۔

چوری کے واقعات

1**) وزیر آباد: 13 فروری کی درمیانی شب شری مٹھ دودھا دھاری مہاراج وارونشی مہادیو مندر، ناندیڑ سے بور موٹر، کیبل اور پائپ (مالیت 40 ہزار روپے) چوری کر لیے گئے۔ مقدمہ نمبر 2026/67 درج کر لیا گیا ہے۔

2) شیواجی نگر (کار چوری): 10 اور 11 فروری کی درمیانی شب پٹیل کالونی، آئیکون ہاسپٹل کے قریب سے ہنڈائی کمپنی کی کار (MH-26-BX-7770) مالیت 3.5 لاکھ روپے چوری ہوگئی۔ مقدمہ نمبر 2026/57 درج کیا گیا ہے۔

3) شیواجی نگر (موٹر سائیکل چوری): 11 فروری کو دانتی والا پٹرول پمپ کے سامنے سے رائل انفیلڈ بلیٹ (MH-26-AX-0088) مالیت 35 ہزار روپے چوری ہوگئی۔ مقدمہ نمبر 2026/59 درج کر کے تفتیش جاری ہے۔

مویشی تحفظ قانون کے تحت کارروائی — قندہار: 13 فروری کی رات شیلالی پھاٹا روڈ، تعلقہ کندھار میں ٹیمپو (MH-16-AE-2528) میں بغیر اجازت تین گو؟؟ش جانوروں کو غیر انسانی طریقے سے لے جاتے ہوئے دو افراد کو گرفتار کیا گیا۔ ملزمان کے خلاف جانوروں پر ظلم کی روک تھام ایکٹ 1960 اور دیگر متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ نمبر 2026/43 درج کیا گیا ہے۔

سرکاری فراڈ کا معاملہ – شیواجی نگر: 30 مئی 2023 سے 11 فروری 2026 کے درمیان معذور مزدور بحالی ادارہ، مرتالا سے وابستہ عہدیداروں پر جعلی کریکٹر سرٹیفکیٹ بنا کر سرکار کو دھوکہ دینے کا الزام ہے۔ اس سلسلے میں مقدمہ نمبر 2026/60 درج کر کے تفتیش شروع کر دی گئی ہے۔

غیر قانونی اسلحہ رکھنے کے دو مقدمات: بھاگیہ نگر: 12 فروری کو دیپ نگر میں ایک نوجوان کو بغیر لائسنس لوہے کی تلوار رکھنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ مقدمہ نمبر 2026/74 دفعہ 4/25 اسلحہ ایکٹ کے تحت درج کیا گیا۔

مناٹھا (حدگاوں): 13 فروری کو شبدرہ روڈ پر ایک نابالغ کے قبضے سے غیر قانونی تلوار برآمد ہوئی۔ مقدمہ نمبر 2026/33 درج کر لیا گیا ہے۔

پولیس نے عوام سے اپیل کی ہے کہ مشکوک سرگرمیوں کی فوری اطلاع قریبی پولیس اسٹیشن کو دیں۔ تمام مقدمات میں مزید تفتیش جاری ہے۔

ہندوستان نے 2 لاکھ اسٹارٹ اپس ہندسہ عبور کیا

2014 سے اب تک 21 لاکھ سے زیادہ نوکریاں پیدا کی ہیں۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ

چنئی۔ 14 فروری۔ ایم این این۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ صرف سرکاری ملازمت ہی ہندوستان کے نوجوانوں کی خواہش کا واحد ذریعہ نہیں بن سکتی، مرکزی وزیر مملکت (ا؟ زادانہ چارج) برائے سائنس و ٹیکنالوجی ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے ا؟ ج نوکری کی تخلیق کی ذہنیت میں فیصلہ کن تبدیلی پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کا اختراعی ماحولیاتی نظام ایک ایسے مرحلے پر پہنچ گیا ہے جہاں موقع کو مکمل طور پر جمہوری بنایا گیا ہے اور "موبائل فون پر" قابل رسائی ہے۔ چنئی میں ریسرچ انڈسٹری اسٹارٹ اپ انٹر پرینیورشپ (RISE) کنکلیو 2026 کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ ہندوستان دیر سے داخل ہونے سے ایک عالمی اختراعی مرکز کے طور پر ابھرنے کی طرف بڑھ گیا ہے، اور تمل ناڈو پر زور دیا کہ وہ اپنے مضبوط علمی اور تحقیقی بنیاد کا فائدہ اٹھاتے ہوئے دو لاکھ سے زیادہ رجسٹرڈ ملک کے ا؟ غاز میں اہم کردار ادا کرے۔ دو روزہ ریسرچ - انڈسٹری - اسٹارٹ اپ - انٹر پرینیورشپ کانکلیو 2026، جو 14-15 فروری کو چنئی ٹریڈ سینٹر میں منعقد ہو رہا ہے، تحقیقی اداروں، صنعت کے رہنماو؟ں، اکیڈمی اور نوجوان صنعت کاروں کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر لا کر ہندوستان کے اختراعی مستقبل کو تقویت دینے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ وزیر کے "پورے معاشرے کے لیے پوری حکومت" کے نقطہ نظر کے ساتھ ہم ا؟ ہنگ، کانکلیو لیبارٹری کی تحقیق کو مارکیٹ کی ضروریات، صنعت کی شراکت داری، اور نچلی سطح پر انٹر پرینیورشپ کے ساتھ مربوط کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ چنئی میں اپنے ابتدائی سالوں کو یاد کرتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے اس شہر کو سیکھنے اور اختراع کی ایک تاریخی نشست کے طور پر بیان کیا، اور کہا کہ CLRI - CSIR جیسے ادارے ا؟ زادی کے بعد سے قومی فخر کی علامت رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سی ایل ا؟ را؟ ئی کی مصنوعات اب مضبوط برا؟ مدی موجودگی سے لطف اندوز ہو رہی ہیں اور یہ کہ سی ایس ا؟ ئی ا؟ ر لیبارٹریز قومی ترقی کی ترجیحات کے ساتھ مربوط ہونے کے لیے تیزی سے سائلو سے ا؟ گے بڑھ رہی ہیں۔ وسیع تر ترقی کے منظر نامے پر روشنی ڈالتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ تمل ناڈو کو فلیگ شپ اسکیموں جیسے پی ایم اجولا یوجنا، پی ایم سو؟ ندھی، پی ایم ا؟ واس یوجنا اور وندے بھارت ٹرین خدمات کی توسیع کے تحت اہم حمایت حاصل ہوئی ہے، انہوں نے مزید کہا کہ اس طرح کے اقدامات ریاست کی شراکت اور صلاحیت کو تسلیم کرتے ہیں۔

اوپن یونیورسٹی کے طلبہ کو بلاک چین کیو آر کوڈ سے مزین ڈگری سرٹیفکیٹ کی ڈیجیٹل نقل دستیاب

پورٹل پر اپنی معلومات درست اور اپ ڈیٹ کرنے کی اپیل

ناسک (ورق تازہ نیوز): یشونت راؤ چوہان مہاراشٹر مکت (اوپن) یونیورسٹی کے امتحانی شعبہ کی جانب سے جاری کیے جانے والے اہم نوٹس، پیغامات اور آئندہ امتحانات سے متعلق ضروری معلومات طلبہ تک بروقت ای میل اور موبائل کے ذریعے پہنچانے کے لیے یونیورسٹی انتظامیہ نے تمام طلبہ سے اپیل کی ہے کہ وہ یونیورسٹی کے ڈیجیٹل پورٹل

(https://ycmou.digitaluniversity.ac)

(https://ycmou.digitaluniversity.ac) پر لاگ ان ہو کر اپنی پروفائل میں درج ذاتی معلومات کی جانچ کریں اور انہیں درست و تازہ بنائیں۔ خاص طور پر درست ای میل آئی ڈی اور موبائل نمبر درج ہونا نہایت ضروری قرار دیا گیا ہے۔ وائس چانسلر پروفیسر سنجیو سونو نے اور پرو وائس چانسلر پروفیسر جوگیندر سنگھ بسین کی رہنمائی میں امتحانی شعبہ نے تعلیمی سال 2024-25 میں کامیاب ہونے والے ایک لاکھ 23 ہزار 984 طلبہ کے بلاک چین کیو آر کوڈ سے مزین ڈگری سرٹیفکیٹس تیار کیے ہیں۔ ان میں سے ایک لاکھ 3 ہزار 640 طلبہ کو پی ڈی ایف فارمیٹ میں سرٹیفکیٹس ای میل کے ذریعے کامیابی سے ارسال کیے جا چکے ہیں۔ تاہم 20 ہزار 344 طلبہ نے داخلہ کے وقت غلط ای میل درج کیا تھا، جس کے باعث انہیں ڈگری سرٹیفکیٹ موصول نہیں ہو سکے۔ البتہ تمام ڈگری سرٹیفکیٹس "ای-سہولت" موبائل ایپ میں دستیاب کر دیے گئے ہیں۔ یونیورسٹی کی جانب سے طلبہ کے تعلیمی دستاویزات کے ڈیجیٹائزیشن اور تحفظ کے مقصد سے یہ ایک اہم اور قابلِ ستائش اقدام قرار دیا جا رہا ہے۔ بلاک چین ٹیکنالوجی پر مبنی کیو آر کوڈ والے ان سرٹیفکیٹس کی مکمل سیکورٹی یقینی بنائی گئی ہے اور ان میں کسی بھی قسم کی تبدیلی ممکن نہیں ہوگی۔

زکوٰۃ بیداری ہفتہ کا انعقاد

ناندیڑ: جماعت اسلامی ہند ناندیڑ کی جانب سے ملت اسلامیہ میں زکوٰۃ سے متعلق بیداری پیدا کرنے کی غرض سے ایک ہفتہ منایا گیا۔ جس کے تحت مختلف سرگرمیاں انجام دی گئی۔ ہفتہ واری درس قرآن 'خطبہ جمعہ' مخیر حضرات سے ملاقاتیں 'زکوٰۃ بیداری فولڈرس کی تقسیم۔ اور ایک خصوصی نشست برائے ڈونرس لی گئی۔ یہ نشست 13 فروری 2026 بروز جمعہ بعد نماز عشاء دفتر جماعت اسلامی ہند نئی آبادی ناندیڑ پر ایک مختصر خصوصی نشست لی گئی جس میں "زکوٰۃ' نفس کے تزکیہ سے مساوات تک" عنوان پر رکن شوریٰ حلقہ مہاراشٹر جناب محمد اظہر الدین صاحب نے شرکاءِ مجلس کی رہنمائی کی۔ پروگرام کا آغاز حافظ انیس خان صاحب کی تلاوت قرآن و ترجمانی سے ہوا بعد از تلاوت امیر مقامی نے افتتاحی کلمات میں مہم و پروگرام کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔ خصوصی خطاب کے بعد شرکاء کے ساتھ سوال و جواب کا سیشن ہوا. مہم کنوینیر سید یونس صاحب کے اظہار تشکر و اظہر الدین صاحب کی دعاء پر پروگرام کا اختتام عمل میں آیا. کنوینیر کے فرائض برادر محمد زاہد نے انجام دیے۔

متحدہ عرب امارات کے ولی عہد انڈیا AI امپیکٹ سمٹ 2026 میں وفد کی قیادت کریں گے

نئی دہلی۔ 14 فروری۔ ایم این این۔ ایمریٹس نیوز ایجنسی ڈبلیو اے ایم کی رپورٹ کے مطابق متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ محمد بن زید النہیان کی جانب سے ابوظہبی کے ولی عہد شیخ خالد بن محمد بن زید النہیان 16 سے 20 فروری 2026 کو نئی دہلی میں ہونے والی انڈیا AI امپیکٹ سمٹ میں متحدہ عرب امارات کے وفد کی قیادت کریں گے۔ یہ سمٹ دنیا بھر کے عالمی رہنماو؟ں، پالیسی سازوں، اختراع کاروں اور ماہرین کو اکٹھا کرے گا تاکہ AI کے لیے ا؟ گے بڑھنے کے راستے پر غور کیا جا سکے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی دعوت پر 20 ممالک کے لیڈران AI امپیکٹ سمٹ میں شرکت کرنے والے ہیں جن میں بھوٹان، بولیویا، برازیل، کروشیا، ایسٹونیا، فن لینڈ، فرانس، یونان، گیانا، قازقستان، لیکٹنسٹائن، ماریشس، سربیا، سلوواکیہ، اسپین، سری لنکا، سیشلز، سوئٹزرلینڈ، نیدرلینڈز اور متحدہ عرب امارات جیسے ممالک شامل ہیں۔ اس کے علاوہ سمٹ میں 45 سے زائد ممالک کے وزارتی وفود بھی شرکت کریں گے۔ اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل اور متعدد بین الاقوامی اداروں کے اعلیٰ حکام بھی بات چیت میں شامل ہوں گے۔

ناندیڑ ہوائی اڈے پر وزیر اعلیٰ اور نائب وزیر اعلیٰ کی آمد و روانگی

ناندیڑ، 14 فروری: مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس آج ممبئی سے خصوصی طیارے کے ذریعے ناندیڑ پہنچے۔ وہ شری گورو گوبند سنگھ جی ایئرپورٹ پر اترے جہاں مقامی عوامی نمائندوں اور افسران نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ استقبالیہ موقع پر رکن اسمبلی راجیش پوار، میئر کویتا مولے، ڈپٹی میئر دیپک سنگھ راوت، ناندیڑ رینج کے ڈی آئی جی شاہاجی اُماپ، ضلع کلکٹر راہول کردیلے، سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ابیناش کمار اور میونسپل کمشنر ڈاکٹر مہیش کمار دوئی فوڑے سمیت دیگر معززین موجود تھے۔ معززین نے گلدستہ اور کتاب پیش کر کے وزیر اعلیٰ کا خیر مقدم کیا۔ بعد ازاں وزیر اعلیٰ ہیلی کاپٹر کے ذریعے پرلی واجناتھ، ضلع بیڑ روانہ ہوئے جہاں وہ ”مہاپشودھن ایکسپو 2026“ پروگرام میں شرکت کرنے والے تھے۔

نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کی آمد

اسی روز مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے بھی ناندیڑ ہوائی اڈے پر پہنچے۔ ان کے استقبال کے لیے رکن اسمبلی راجیش پوار، ڈی آئی جی شاہاجی اُماپ، ضلع کلکٹر راہول کردیلے، ایس پی ابیناش کمار اور میونسپل کمشنر ڈاکٹر مہیش کمار دوئی فوڑے موجود تھے۔ اس موقع پر ایم ایل اے بالاجی کلیانکر اور میئر کویتا مولے بھی شریک تھے۔ نائب وزیر اعلیٰ بعدازاں ہیلی کاپٹر کے ذریعے پوہرادیوی، ضلع واشم کے طے شدہ پروگرام میں شرکت کے لیے روانہ ہو گئے۔

وزیر اعلیٰ کی ناگپور روانگی: بعد میں وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس ناندیڑ ہوائی اڈے سے ناگپور کے لیے بھی روانہ ہوئے۔ اس موقع پر بھی مقامی عوامی نمائندے اور ضلعی افسران موجود رہے۔

ہندوستان اور جنوبی کوریا کے درمیان 6ویں خارجہ پالیسی اور سیکورٹی ڈائیلاگ کا انعقاد

نئی دہلی۔ 14 فروری۔ ایم این این۔ ہندوستان اور جنوبی کوریا نے جمعہ کو دوطرفہ تعلقات کے مکمل دائرہ کار کا جائزہ لیا اور سیول میں منعقدہ 6ویں خارجہ پالیسی اور سیکورٹی ڈائیلاگ کے دوران اپنی خصوصی اسٹریٹجک شراکت داری کو آگے بڑھانے پر اتفاق کیا۔ بات چیت کی مشترکہ صدارت سکریٹری (مشرق) پی کمارن اور پہلی نائب وزیر خارجہ پارک یون جو نے 3 فروری کو جنوبی کوریا کی وزارت خارجہ کے دورے کے دوران کی۔ دونوں فریقین نے 2026 میں باقاعدہ اعلیٰ سطحی مصروفیات برقرار رکھنے پر اتفاق کیا۔

صفا بیت المال کے زیر اہتمام 150 غریب گھرانوں میں رمضان راشن کٹ پہنچائی گئی

ناندیڑ: (منور خان کے ذریعہ) الحمدللہ صفا بیت المال ناندیڑ اپنی مسلسل خدمات کے لیے شہر بھر میں جانا جاتا ہے۔ ہر سال رمضان المبارک کی آمد سے قبل شہر کی مسلم بستیوں سے علماء و ائمہ کرام کی تصدیق کے بعد باضابطہ طریقے سے مستحق افراد جن میں بیشتر ایسی بیوہ خواتین جن پر بچوں کی کفالت کی ذمہ داری ہے کو اولین ترجیح دے کر فہرست تیار کی جاتی ہے۔ اس فہرست میں بیوہ خواتین کے علاوہ جسمانی معذور، ضعیف افراد اور غریب گھرانوں کو بھی شامل کیا جاتا ہے اور ان کے گھروں میں صفا بیت المال ناندیڑ کے نمائندے یا ذمہ داران خود رمضان راشن کٹس پہنچاتے ہیں تا کہ یہ لوگ سکون کے ساتھ رمضان کی عبادات کر سکیں۔ آج 14 فروری کو مسجد انوار المساجد، مدینہ نگر دیگلور ناکہ ناندیڑ میں راشن کٹس کی تقسیم سے قبل علماء و ائمہ کرام کی موجودگی میں تمام تیاریاں مکمل کی گئیں اور پھر حضرت مولانا مفتی محمد عبید الرحمن صاحب اشاعتی (خطیب و امام مسجد عابدین، نئی آبادی، ناندیڑ) نے دعاء فرمائی۔ دعاء کے بعد راشن کٹس لیکر صفا بیت المال کے نمائندے شہر کے مختلف علاقوں میں کٹس پہنچانے کیلیے نکل گئے۔ واضح ہو کہ صفا بیت المال کی خدمات سال بھر جاری رہتی ہیں۔ جیسے ماہانہ راشن کٹس کی تقسیم، بلڈ ڈونیشن کیمپ کا انعقاد، ٹیلرنگ سینٹر میں مسلم بچیوں اور خواتین کو ٹیلرنگ کی مفت تربیت، اس کے علاوہ میڈیکل اور شادیوں میں جزوی امداد وغیرہ خدمات جاری رہتی ہیں۔ آج تقسیم کے موقع پر حضرت مولانا مفتی محمد عبید الرحمن صاحب، مولانا صدیق صاحب ندوی، مولانا محمد طیب صاحب ندوی، مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب قاسمی، حافظ عبد الغفار صاحب، محمد حسین صاحب مو؟ذن، محمد عمران الدین اور چاند پاشاہ موجود تھے۔ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں صفا بیت المال کے ساتھ تعاون کی اپیل مولانا محمد سرور قاسمی نے کی۔

وزیر خزانہ نرملا سیتارمن سیکورٹی کانفرنس 2026 کے لیے میونخ پہنچیں

میونخ۔ ؟14 فروری۔ ایم این این۔ مالیات اور کارپوریٹ امور کی مرکزی وزیر نرملا سیتارمن میونخ سیکورٹی کانفرنس 2026 میں شرکت کے لیے جرمنی پہنچی ہیں۔ پہنچنے پر، میونخ میں ہندوستان کے قونصل جنرل شترو سنہا نے ان کا استقبال کیا۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، وزارت خزانہ نے لکھا، "مرکزی وزیر برائے خزانہ اور کارپوریٹ امور محترمہ نرملا سیتارمن کا ا؟ ج میونخ کے میونخ بین الاقوامی ہوائی اڈے پر میونخ کے قونصل جنرل، شری شترو سنہا کی ا؟ مد پر استقبال کیا گیا۔ پوسٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ سیتارمن میونخ سیکورٹی کانفرنس گول میز میں شرکت کریں گی۔ میونخ میں اپنے دورے کے دوران، مرکزی وزیر خزانہ اعلیٰ سطحی میونخ سیکورٹی کانفرنس گول میز میں شرکت کریں گی اور اہم پینل مباحثوں میں بھی حصہ لیں گی۔ "وزارت نے مزید کہا، میونخ سیکورٹی کونسل کے موقع پر، مرکزی وزیر خزانہ وزراء، مختلف ممالک کے اپنے ہم منصبوں اور مختلف کثیر جہتی تنظیموں کے سربراہوں کے ساتھ دوطرفہ میٹنگوں میں مشغول ہوں گے۔ "میونخ سیکیورٹی کانفرنس 2026 (62ویں MSC) عالمی سلامتی سے متعلق ایک بڑا بین الاقوامی فورم ہے جو 13 سے 15 فروری تک جرمنی کے شہر میونخ میں ہو رہا ہے، جس میں 60 سے زیادہ سربراہان مملکت اور حکومت اور سیکڑوں پالیسی ساز اور ماہرین شامل ہیں۔ یہ کانفرنس ایسے وقت میں ہو رہی ہے جب خطوں میں جغرافیائی سیاسی تناؤ بڑھ رہا ہے۔ یہ اجتماع عالمی رہنماوں، سیکورٹی ماہرین اور اسٹریٹجک مفکرین کے درمیان مکالمے کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم کے طور پر کام کرتا ہے۔ رہنما اس بات پر بحث کر رہے ہیں کہ نیٹو کو کس طرح مضبوط کیا جائے، یورپی اسٹریٹجک خودمختاری کیسے بنائی جائے، اور بڑھتی ہوئی مسابقتی اور غیر یقینی دنیا میں اجتماعی سلامتی کے فریم ورک کو اپنایا جائے۔ یہ فورم دوطرفہ مصروفیات اور عالمی مسائل پر دباو ڈالنے پر کثیر جہتی رابطہ کاری کے مواقع بھی فراہم کرتا ہے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد نقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 4-6-229، بڑی درگاہ گاڈی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی۔ *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar,Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔